بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ، لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ،

اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ، لَا شَرِیۡکَ لَکَ

عمرہ، حج
اور
مدینہ منورہ
کی زیارت

دوسرا ایڈیشن

ماہِ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ مطابق ماہِ جون ۲۰۱۶ء

دینیات
DEENIYAT

مرتب
Compiler

اھم چیریٹیبل ٹرسٹ
Ahem Charitable Trust

249, Bellasis Road,Near Mumbai Central, Mumbai 8.

Email : info@deeniyat.com
Website : www.deeniyat.in

Tel. : 022 23051111
Fax : 022 23051144

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

''حج'' اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ حج ان لوگوں پر فرض ہے جو مکہ معظّمہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں، حج کیا ہے؟ ایک معین اور مقرر وقت پر اللہ کے دیوانوں کی طرح اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے اور اس کے دوست وخلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور طور طریقوں کی نقل کر کے ان کے سلسلے اور مسلک سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا اور اپنی استعداد کے بقدر ابراہیمی جذبات اور کیفیات سے حصہ لینا اور اپنے کو ان کے رنگ میں رنگنا ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کی فرماں برداری جس جذبے اور محبت سے کی تھی وہ جذبہ اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فریضۂ حج ادا فرمایا اور اس کا طریقہ امت کو عملی طور پر بتایا۔ گویا کہ اب

قیامت تک حج وہی معتبر ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقے کے مطابق ادا کیا جائے۔ چوں کہ یہ فریضہ سال میں ایک ہی مرتبہ ادا کیا جاتا ہے، اس لیے اس کی ادائیگی میں کمی وکوتاہی کا زیادہ امکان ہوتا ہے، اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ حج کا طریقہ وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے اور آسانی کی غرض سے Slide Show Presentation کا طریقۂ کار اپنایا گیا ہے، اسے انٹرنیٹ پر عمومی فائدہ کے لیے Upload کیا گیا ہے اور ان ہی باتوں کو کتابی شکل میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ حجاج کرام اسے اپنے ساتھ رکھیں اور اس میں سے دیکھ دیکھ کر اپنے ارکان ادا کریں۔

حجاج کرام سے التجا والتماس ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ادارۂ دینیات، اس کے ذمہ داروں اور کارکنان اور ان سب کے خاندان والوں کو یاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حج کو اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

صفحہ نمبر	عناوین	نمبر شمار
۸	عمــرہ	۱
۹	عمرہ کے فرائض	۲
۹	عمرہ کے واجبات	۳
۱۰	عمرہ کی سنتیں	۴
۱۲	عمرے کی نیت	۵
۱۳	احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟	۶
۱۸	عمرہ کا طریقہ اور ترتیب	۷
۲۱	طواف کا طریقہ اور ترتیب	۸
۳۰	طواف کے بعد دو رکعت نمازِ واجب	۹
۳۴	صفا مروہ کے درمیان سعی	۱۰
۳۷	حلق یا قصر	۱۱
۳۹	حج کس پر فرض ہے؟	۱۲
۳۹	حج کی فضیلت	۱۳

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱۴	حج نہ کرنے پر وعید	۴۰
۱۵	سفر حج سے پہلے چند ضروری کام	۴۱
۱۶	حجاج کرام سے ایک گزارش	۴۳
۱۷	گھر سے روانگی	۴۴
۱۸	احرام کا طریقہ اور ترتیب	۴۶
۱۹	مردوں کا احرام	۴۸
۲۰	عورتوں کا احرام	۵۱
۲۱	بچے کا احرام	۵۲
۲۲	حج کی تین قسمیں اور ان میں فرق	۵۳
۲۳	تینوں قسموں میں افضل کیا ہے؟	۵۵
۲۴	نیت کیسے کریں؟	۵۶
۲۵	حج تمتع میں پہلے عمرہ کی نیت کریں	۵۸
۲۶	احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟	۵۹
۲۷	بیت اللہ کی حاضری	۶۹

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۲۸	عمرہ کا طریقہ اور ترتیب	۷۲
۲۹	عمرہ کے بعد سے ایامِ حج تک	۷۳
۳۰	مکہ مکرمہ میں نمازیں قصر یا پوری؟	۷۶
۳۱	حج	۷۸
۳۲	حج کا پہلا دن ۸/ ذی الحجہ	۸۱
۳۳	حج کا دوسرا دن ۹/ ذی الحجہ	۸۴
۳۴	عرفات کے معمولات	۸۸
۳۵	مزدلفہ کی طرف روانگی	۹۱
۳۶	حج کا تیسرا دن ۱۰/ ذی الحجہ	۹۴
۳۷	۱۰/ذی الحجہ کا پہلا کام	۹۵
۳۸	دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنا کب جائز ہے؟	۹۹
۳۹	۱۰/ ذی الحجہ کا دوسرا کام	۱۰۰
۴۰	۱۰/ ذی الحجہ کا تیسرا کام	۱۰۲

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۴۱	۱۰/ذی الحجہ کا چوتھا کام	۱۰۴
۴۲	طوافِ زیارت کے بعد سعی	۱۰۶
۴۳	عورتوں کے لیے ایک اہم مسئلہ	۱۰۷
۴۴	حج کا چوتھا دن ۱۱/ذی الحجہ	۱۰۸
۴۵	حج کا پانچواں دن ۱۲/ذی الحجہ	۱۰۹
۴۶	طواف وداع	۱۱۲
۴۷	مکہ مکرمہ کے کچھ تاریخی اور متبرک مقامات	۱۱۴
۴۸	مدینہ منورہ کی زیارت	۱۱۹
۴۹	مدینہ طیبہ میں داخلہ	۱۲۲
۵۰	مسجد نبوی میں حاضری	۱۲۴
۵۱	مسجد نبوی کے ستون اور ریاض الجنۃ	۱۲۶
۵۲	روضۂ اطہر پر درود وسلام	۱۲۹
۵۳	دوسروں کی طرف سے صلاۃ وسلام	۱۳۱

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۵۵	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۱۳۳
۵۶	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	۱۳۴
۵۷	صلاۃ وسلام کے بعد	۱۳۵
۵۸	زیارتِ جنت البقیع	۱۳۶
۵۹	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۱۳۸
۶۰	مسجد نبوی میں چالیس نمازیں	۱۳۹
۶۱	مدینہ منورہ کے کچھ اور مقامات کی زیارتیں	۱۴۰
۶۲	مدینہ منورہ سے واپسی	۱۴۵
۶۳	حُجّاج کرام سے آخری گزارش	۱۴۶
۶۴	افعال حج وعمرہ کا مفصل نقشہ	۱۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی أَمَّا بَعۡدُ:

عمــــرہ

مخصوص شرائط کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے کو ''عمرہ'' کہتے ہیں۔

عمرے کا حکم: ہر اس شخص کے لیے زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے، جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔

عمرے کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنے سے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [بخاری شریف: ۱۷۷۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو؛ اس لیے کہ یہ دونوں (حج اور عمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کے میل و کچیل دور کر دیتی ہے۔ [ترمذی: ۸۱۰، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

رمضان المبارک میں عمرے کا ثواب: نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔ [ابوداؤد: ۱۹۸۸، عن ام معقل رضی اللہ عنہا]

عمرے کا وقت: عمرے کے لیے سال کا کوئی خاص وقت متعین نہیں؛ بلکہ پورے سال جب چاہیں عمرہ ادا کرسکتے ہیں، لیکن حج کے پانچ دنوں (۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ تک) میں عمرہ کرنا مکروہ ہے (جائز نہیں ہے)۔ [البحر العمیق: ۲۰۲۵/۴]

عمرہ کے فرائض

عمرے میں دو فرض ہیں: (۱) احرام باندھنا (۲) طواف کے سات چکروں میں سے کم از کم چار چکر طواف کرنا۔

عمرہ کے واجبات

عمرے میں ۹/ چیزیں واجب ہیں: (۱) میقات سے احرام باندھنا۔ (۲) طواف کے چار چکروں کے بعد باقی تین چکر کر کے طواف مکمل کرنا۔ (یعنی عمرے کے طواف میں پہلے

چار چکر فرض ہیں اور آخری تین چکر واجب ہیں)۔ (۳) باوضو طواف کرنا۔ (۴) ستر چھپانا، جن اعضاء کو نماز میں چھپانا لازم ہے، ان کو طواف میں بھی چھپانا واجب ہے۔ (۵) پیدل طواف کرنا (مگر یہ کہ کوئی عذر ہو تو کرسی وغیرہ پر بیٹھ کر طواف کرسکتا ہے)۔ (۶) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا (یہ دو رکعت ہر طواف کے بعد واجب ہے)۔ (۷) صفا مروہ کی سعی کرنا۔ (۸) سعی پیدل کرنا۔ (۹) طواف اور سعی کے بعد حلق یعنی اُسترے سے بال مونڈوانا یا قصر یعنی قینچی سے بال کٹوانا۔

عمرہ کی سنتیں

(۱) احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا۔ (۲) حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔ (۳) طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا یعنی سینہ تان کر کاندھوں کو ہلاتے ہوئے قدموں کو قریب قریب رکھ کر ذرا اَکڑ کر تیزی سے چلنا، اور رمل صرف مردوں کے لیے سنت ہے، عورتوں کے لیے نہیں۔ (۴) اضطباع کرنا

یعنی احرام کی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر رکھنا اور دایاں کندھا کھلا چھوڑ دینا، اضطباع طواف کے ساتوں چکر میں سنت ہے۔ ⑤ طواف کی ابتدا میں حجر اسود کی طرف سینہ اور منہ کر کے ہاتھ اُٹھانا اور تکبیر کہہ کر طواف شروع کرنا، اور طواف کی نیت بھی حجر اسود کے استقبال کے وقت کرنا سنت ہے۔ ⑥ حجر اسود کا استلام یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود پر رکھ کر اس کو چوما جائے یا حجر اسود پر ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لیا جائے، ہر طواف کے شروع اور آخر میں حجر اسود کا استلام مسنون ہے، اور اگر طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی کرنا ہو تو طواف کی نماز کے بعد پھر استلام کر کے صفا کی طرف جانا بھی سنت ہے۔ ⑦ صفا مروہ کی سعی کے دوران ''میلین اخضرین'' (یعنی صفا اور مروہ کے درمیان چھت اور دیوار میں جہاں ہری لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان تیز چلنا مردوں کے لیے مسنون ہے، لیکن عورتیں اپنی حالت پر چلتی رہیں، ہرگز نہ دوڑیں۔ ⑧ طواف شروع کرتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دینا۔

عمرے کی نیت

آپ مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کر رہے ہیں، اس لیے آپ احرام باندھتے وقت یوں نیت کریں، عربی میں کہیں یا اردو میں یا اپنی زبان میں ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ'' ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ دیں تو بہتر ہے، نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے لبیک پڑھیں: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ'' [مسلم: ۲۸۶۸، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

اس دعا کو تلبیہ کہتے ہیں، طواف شروع کرنے سے پہلے تک اس دعا کو کثرت سے پڑھیں، طواف شروع کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا بند کر دیں۔

احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟

نمبر① جب آپ نے احرام باندھ کر نیت کر لی اور لبیک پڑھ لیا تو آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں، اب آپ سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے، بلکہ ہر وقت کھلا رہے گا، سوتے وقت بھی سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے اور عورت صرف چہرہ نہ ڈھانکے یعنی اس پر کپڑا نہ لگائے عورت کے لیے سر کو چھپانا ضروری ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۷، کتاب الحج]

نمبر ② : اب آپ خوشبو نہیں لگا سکتے، نہ سونگھ سکتے ہیں، لیکن بغیر ارادے کے خوشبو سونگھ لی تو کوئی حرج نہیں، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ خوشبو سے متعلق دو چار باتیں اور سمجھ لیں: احرام کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ نہیں کر سکتے، خوشبو والے صابن سے ہاتھ وغیرہ نہیں دھو سکتے، خوشبو والا کوئی شربت نہیں پی سکتے، لونگ الائچی وغیرہ نہیں کھا سکتے، اسی طرح ایسا کھانا جس میں بہت خوشبو مہک رہی ہو وہ بھی نہیں کھا سکتے۔

[شامی: ۳/ ۵۰۰، ۴۹۶، کتاب الحج]

نمبر ③ : اب آپ اپنے چہرے، سر یا بدن کے کسی حصے کا بال نہیں توڑ سکتے، اسی طرح ناخن نہیں کاٹ سکتے، یہ حکم بھی مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۸، کتاب الحج]

نمبر ④ : اب آپ سِلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، جیسے کُرتا، پائجامہ، کوٹ، بنیان، پتلون اور انڈرویر وغیرہ، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۸، کتاب الحج]

نمبر ⑤ : اب آپ نہ بیوی سے صحبت کر سکتے ہیں نہ میاں بیوی کے تعلقات والی باتیں کر سکتے ہیں، یہ حکم بھی مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۵، کتاب الحج]

نمبر ⑥ : اسی طرح اب آپ ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ دے، جوتا بُوٹ نہ پہنیں، سِلِیپَر (Sleeper) یا اس جیسی چپل پہنیں، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۹، ۵۰۰، کتاب الحج]

نمبر ⑦ : اب آپ حرم کی گھاس، پودا، یا درخت کی ٹہنی

نہیں توڑ سکتے ، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے چاہے احرام میں ہوں یا نہ ہوں۔ [بخاری: ۱۸۳۴، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ⑧ : اب آپ حرم میں کسی بھی جانور کا شکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی شکار کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔

[شامی: ۳/ ۴۹۶، کتاب الحج]

یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے چاہے احرام میں ہوں یا نہ ہوں یہاں تک کہ اپنے بدن یا سر کی جوں بھی نہیں مار سکتے، تین سے کم جوں اگر کوئی مارے گا تو اس کو چاہیے کہ تھوڑا بہت صدقہ کر دے اور تین سے زائد مارے گا تو اس پر ایک صدقۂ فطر لازم ہوگا۔ [فتح القدیر: ۶/۵]

بہر حال یہ آٹھ پابندیاں ہوگئیں، مردوں کے لیے اور چھ پابندیاں عورتوں کے لیے، ان پابندیوں کے خلاف کرنے میں بعض صورتوں میں دم یعنی بکرے کی قربانی واجب ہوتی ہے، بعض صورتوں میں صدقۂ فطر اور بعض صورتوں میں تھوڑا بہت

صدقہ واجب ہوتا ہے، لیکن یاد رکھیں! غلطیاں ہوتی رہتی ہیں عورتوں سے بھی اور مردوں سے بھی، عورتوں کے چہرے پر کپڑا تھوڑا بہت لگ ہی جاتا ہے، لہٰذا کچھ نہ کچھ صدقہ دورانِ سفر کرتے رہیں۔

مکہ مکرمہ پہنچ کر جہاں آپ کا قیام ہے، وہاں سے باوضو ہوکر اور لبیک کثرت سے پڑھتے ہوئے عاجزی کے ساتھ مسجدِ حرام کی طرف چلیں، اب مسجد حرام میں کسی بھی دروازے سے داخل ہوں، سنت کے مطابق دائیں پیر سے دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور اعتکاف کی نیت کرلیں تاکہ جب تک آپ مسجد حرام میں رہیں اعتکاف کا ثواب ملتا رہے، اس طرح دعا پڑھیں:

''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ'' [ترمذی: ۳۱۴ عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

جب آپ اندر پہنچ جائیں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی ایک

مستقل سنت یہ ہے کہ جب جب آپ مسجد حرام میں داخل ہوں تو بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی تین بار ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' تین بار ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' اور تین بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہیں، اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جب بھی بیت اللہ پر نظر پڑے، عید والی تکبیرِ تشریق اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، ایک بار پڑھ لیں اور خوب دعا کریں۔

بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت تمام دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ [شامی:۳/۵۰۲]

بہتر یہ ہے کہ آپ پہلی دعا یہ مانگیں: ''اے اللہ! موت تک میری تمام جائز تمنائیں اور دعائیں جو تجھ کو پسند ہوں، قبول فرما'' اس کے علاوہ جو دعائیں مانگنا چاہیں مانگ سکتے ہیں اور جتنی دیر مانگنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے خاندان کے لیے، پوری امت کے لیے،

خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں ،اس وقت کی آپ کی تمام دعائیں، ان شاء اللہ قبول ہوں گی،دعاؤں سے فارغ ہوکراب آپ کوعمرہ کرنا ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور ترتیب

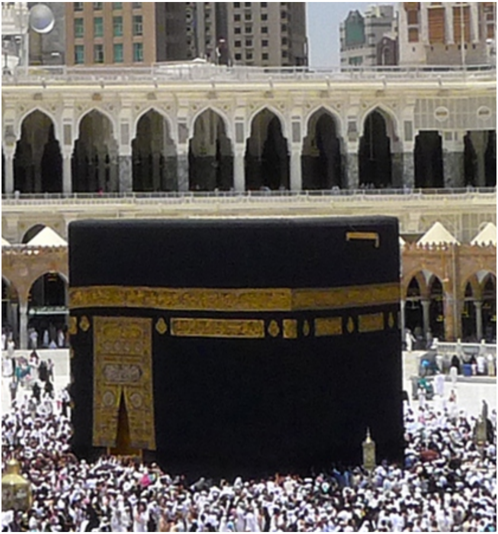

عمرہ بہت ہی آسان ہے، عمرہ میں آپ کو صرف چار کام کرنے ہیں، اس کو ذہن میں بٹھا لیں:

نمبر ① : نیت اور لبیک پڑھ کر احرام باندھنا، یہ کام تو آپ نے پہلے ہی کر لیا ہے۔ نمبر ② : بیت اللہ کا طواف کرنا، رمل اور اضطباع کے ساتھ۔

طواف: بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔

رمل: کاندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں، جیسے پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے، رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں ہوتا ہے۔

اضطباع: احرام کی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر رکھنا اور دایاں کندھا کھلا چھوڑ دینے کو کہتے ہیں، اضطباع طواف کے ساتوں چکروں میں ہوتا ہے۔

یاد رکھیں! رمل اور اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے

جس کے بعد سعی کرنی ہے، کوئی نفلی طواف کررہا ہے تو اس میں رمل اور اضطباع نہیں ہوگا ، رمل صرف پہلے تین چکروں میں مسنون ہے، اگر کوئی پہلے تین چکروں میں کرنا بھول گیا تو بعد کے چکروں میں رمل نہ کرے اس لیے کہ پہلے تین چکروں میں جیسے رمل کرنا سنت ہے ، بعد کے چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔ساتواں چکر پورے کرنے کے بعد اضطباع ختم کردیں، دایاں کاندھا ڈھانک دیں، بعض لوگ نماز میں بھی اضطباع کی حالت میں ہوتے ہیں، یادرکھیں! اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۷۶، ۵۰۲، ۵۱۱ غنیۃ الناسک: ۹۹، ۱۰۰]

نمبر (۳) : صفامروہ کے درمیان سعی کرنا۔ [شامی: ۳/ ۵۱۴]

نمبر (۴) : حلق یعنی سرمنڈوانا یا قصر یعنی بال کتروانا۔

[شامی: ۳/ ۵۶۳]

بس یہ چار کام آپ نے کرلیے، تو آپ کا عمرہ ہوگیا، اب اس کو ذرا تفصیل سے اچھی طرح سمجھیے۔

طواف کا طریقہ اور ترتیب

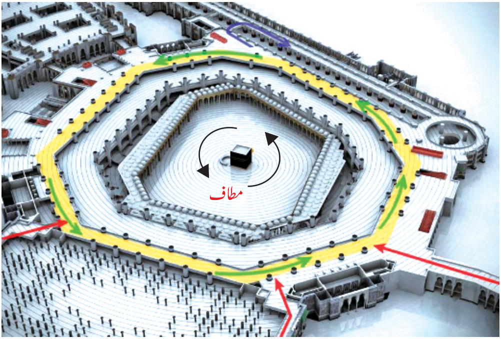

عمرہ میں آپ کو چار کام کرنے ہیں: احرام، طواف، سعی اور حلق یا قصر۔ احرام آپ کا بندھا ہوا ہے، اب دوسرا کام طواف کرنا ہے، اس کو اچھی طرح سمجھیں۔ بیت اللہ کے چار کونے ہیں، ایک کونے پر حجرِ اسود ہے، حجرِ اسود کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوں گے تو آپ کے داہنی طرف رکنِ عراقی ہے، اس

کے بعد رکنِ شامی اور پھر رکنِ یمانی۔ حجرِ اسود جنت کا پتھر ہے، جس وقت یہ جنت سے اتارا گیا، دودھ سے زیادہ سفید تھا، حدیث شریف میں ہے: ''کَانَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ أَشَدَّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ اِسْوَدَّتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَم.''

[طبرانی کبیر: ۱۲۲۸۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

جس وقت یہ پتھر جنت سے اترا تھا دودھ سے زیادہ سفید تھا، انسانوں کے گناہوں نے اس کو کالا کردیا۔ حجر اسود اس وقت چاندی کے حلقے میں گیارہ ٹکڑوں میں ہے، کسی وقت حادثے میں اس پتھر کے ٹکرے ہوگئے تھے۔ طواف حجرِ اسود سے شروع ہوگا اور حجر اسود پر ختم ہوگا۔

طواف شروع کرنے سے پہلے چند باتوں کا دھیان ضرور رکھیں جن کے چھوٹ جانے سے طواف ادا نہیں ہوتا۔

پہلا: طواف کے ساتوں چکر میں وضو ضروری ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہوتا۔ [شامی: ۳/۷ ۵۳]

اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے، اور وضو کرکے وہاں سے طواف کی تکمیل کی جاسکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ ازسرنو طواف کو لوٹایا جائے۔ [انوارمناسک: ۵۷۳]

دوسرا: ستر چھپانا، جن اعضاء کو نماز میں چھپانا لازم ہے ان کو طواف میں بھی چھپانا واجب ہے اور مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور عورت کا چہرہ، ہتھیلی اور قدمین کو چھوڑ کر باقی پورا بدن ستر میں شامل ہے۔ [انوارمناسک:۳۶۶]

اس لیے عورتوں کو ایسا کرتہ پہننا چاہیے جس کی آستین پوری کلائی تک ہو، اگر چوتھائی عضو کھلا رہے گا، تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا اور اگر اعادہ نہیں کرے گی تو دم دینا لازم ہو جائے گا۔ [انوارمناسک:۳۶۶]

تیسرا: طواف اگر پیدل کرنے کی طاقت ہو، تو پیدل کرنا واجب ہے، اگر کسی عذر کی وجہ سے پیدل طواف نہیں کرسکتا،

توکرسی وغیرہ پر سوار ہو کر طواف کرسکتا ہے۔ [مراقی الفلاح:۷۲۹]

طواف شروع کرنے سے پہلے اب تک جو آپ عمرے کی لبیک پڑھ رہے تھے وہ بند کردیں اور مرد حضرات اضطباع کرلیں یعنی دایاں کندھا کھلا چھوڑ دیں، پھر حجر اسود کی سیدھ میں آکر حجر اسود کی طرف رخ کرلیں، سیدھ میں آنے کے لیے آج سے کچھ سالوں پہلے حکومت نے سنگِ مرمر کی پٹی بنائی تھی، مگر اس کی وجہ حجر اسود کے سامنے بھیڑ بہت زیادہ ہو جاتی تھی، تو اب وہ پٹی حکومت نے ختم کردی، اب حجر اسود کی سیدھ میں آنے کے لیے اس کے سامنے کے برآمدے میں ہری لائٹ لگی ہوئی ہے، اس سے آپ اندازہ کرلیں، حجر اسود کی طرف جب آپ رخ کریں گے، تو اس ہری لائٹ کی طرف آپ کی پیٹھ ہوگی، اب اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنے ہاتھ کی طرف ہو جائے۔

پھر آپ عمرے کے طواف کی نیت کرلیں: ''اے اللہ! میں

طواف کرتا ہوں تو اس کو آسان فرما اور قبول فرما‘‘ نیت کرنے
کے بعد ذرا داہنی طرف ہٹ کر حجرِ اسود کے بالکل سیدھ میں
آجائیں، اور اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں، جس طرح
نماز میں اٹھائے جاتے ہیں اور عورتیں دونوں ہاتھ اپنے دونوں
کندھوں تک اس طرح اٹھائیں جیسا کہ نماز کے وقت اٹھاتی
ہیں اور یہ کہیں ’’بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ‘‘ اس عمل کو استقبالِ کعبہ کہتے ہیں اور یہ ہر طواف
کے شروع میں ایک بار کیا جاتا ہے۔

استقبالِ کعبہ پورا کر کے اپنے ہاتھوں کو نیچے کر لیں، پھر اگر
موقع ہو، تو آگے بڑھ کر ادب سے حجرِ اسود کو چومیں اور اگر
طواف کرنے والوں کی کثرت اور بھیڑ کی وجہ سے حجرِ اسود کو
چومنے کا اس وقت موقع نہ ہو تو آپ صرف اتنا کریں کہ اپنے
دونوں ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل حجرِ اسود کی طرف بڑھاتے
ہوئے اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کی پشت اپنی طرف اور

ظاہری حصہ حجر اسود کی طرف ہو، اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں، یہ چومنا شریعت میں ایسا ہی ہے جیسے حجر اسود کو چومنا، اس کو "استلام" کہتے ہیں۔

استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰه. استلام کے فورًا بعد اپنا چہرہ، سینہ اور قدم دائیں طرف موڑ کر طواف شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کے لیے کوئی خاص دعا مقرر نہیں فرمائی ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ چھوٹی چھوٹی دعائیں پڑھنا ثابت ہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة. اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. جب طواف کرتے کرتے آپ "رکن یمانی" تک پہنچیں، تو وہاں سے لے کر حجر اسود تک آپ کے لیے یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ [مسند احمد: ۱۵۳۹۹، عن عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہما]

اگر کوئی دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں دعا مانگیں، یا کم از کم تیسرا کلمہ پڑھتے رہیں، اس کی بہت فضیلت ہے۔

پورا چکر کر کے جب حجر اسود پر پہنچیں گے، تو پھر حجر اسود کا استلام کریں گے تو ایک چکر اور دو بوسے (استلام) ہوئے، اس طرح آپ سات چکر پورے کریں گے، تو آٹھ بوسے (استلام) ہوں گے، یہ ایک طواف پورا ہو گیا۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ طواف کے دوران چہرہ، سر اور سینہ بیت اللہ کی طرف کرنا منع ہے، دورانِ طواف جان بوجھ کر بیت اللہ کو دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے گا، البتہ چکر ختم ہونے پر جب استلام کریں گے، تو اس وقت بیت اللہ کی طرف چہرہ اور سینہ کرنا مستحب ہے۔

دورانِ طواف اللہ کا ذکر کرتے رہیں، دعائیں پڑھتے رہیں، درود شریف پڑھتے رہیں، کچھ یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں دعائیں مانگتے رہیں، ضرورت کی بات کر سکتے ہیں، البتہ بلا

ضرورت بات کرنے سے بچیں، خصوصاً موبائل پر فضول باتیں بالکل نہ کریں، اپنی اور حرم شریف کی کسی بھی تصویر لینے میں وقت ضائع نہ کریں اور دل کے خشوع اور کیفیت کو ختم نہ کریں، مسئلے مسائل پوچھ سکتے ہیں۔

طواف کے دوران آپ دیکھیں گے کہ بہت سارے لوگ رکنِ یمانی کو بھی بوسہ دیتے ہیں اور دور سے چھوتے ہیں، اس میں آپ مسئلہ سمجھ لیں کہ جب آپ رکنِ یمانی پر پہنچیں اور بھیڑ نہ ہو اور قریب پہنچیں تو اس کو دونوں ہاتھ یا صرف بائیں ہاتھ سے چھو لینا سنت ہے، اس کو بوسہ نہ دیں، بوسہ دینا سنت نہیں ہے، صرف ہاتھ لگانا سنت ہے، وہ بھی قریب سے، اگر بھیڑ ہے اور قریب سے نہیں چھو سکتے، تو دور سے بالکل نہ چھوئیں۔

[شامی: ۳/۵۱۱، کتاب الحج]

یہ بھی یاد رکھیں کہ حالت احرام میں چونکہ خوشبو لگانا، چھونا، سونگھنا سب منع ہے اور بیت اللہ کے ہر حصے پر اور حطیم وملتزم اور

رکن یمانی کے ہر حصے پر مقامِ ابراہیم پر ہر جگہ عطر اور خوشبو بہت زیادہ لگی ہوتی ہے، اس لیے احرام کی حالت میں ان میں سے کسی جگہ پر ہاتھ نہ لگائیں۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ طواف میں حطیم (یعنی میزاب رحمت کی جانب بیت اللہ شریف سے تقریباً دو صفوں کے بقدر جگہ) کا حصہ بھی شامل ہے، یہ دراصل بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔ جب قریش مکہ نے زمانۂ اسلام سے پہلے جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۳۷ سال کی تھی خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی، تو حلال پیسے کی کمی کی وجہ سے یہ حصہ چھوڑ دیا تھا، بعد میں یہ امت کے لیے بہت بڑی رحمت بن گئی، اب جو بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتا ہو، وہ حطیم میں آ کر اگر نفل نماز پڑھ لے تو گویا اس نے بیت اللہ کے اندر ہی نماز پڑھی، آپ حضرات کو بھی وہاں قیام کے زمانے میں موقع ملے تو ضرور وہاں نماز پڑھیں۔

طواف کے بعد دو رکعت نمازِ واجب

مقام ابراہیم

طواف کے بعد آپ کو دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھنی ہے، یہ دو رکعت ہر طواف کے بعد واجب ہے، مقام ابراہیم کے سامنے اگر سہولت سے جگہ مل جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ جہاں جگہ

ملے دو رکعت نماز واجب پڑھ لیں، نماز کے وقت احرام میں جو اضطباع تھا وہ ختم کر دیں یعنی داہنا کاندھا ڈھانک دیں، نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کریں۔ [شامی:۳/ ۵۱۲، کتاب الحج]

مقامِ ابراہیم خوبصورت سنہری جالی میں ایک پتھر ہے، جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدموں کے نشانات ہیں، یہ وہ مبارک پتھر ہے، جس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اور وہ پتھر خود بخود ضرورت کے مطابق اونچا ہوتا جاتا تھا، یہ جنت کا پتھر ہے، سنہری جالی میں یہ مبارک پتھر اور اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات آج تک موجود ہیں۔

اس کے بعد سہولت ہو تو ملتزم پر آئیں، حجرِ اسود اور کعبہ کے دروازے کے بیچ میں ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ کی دیوار کا جو حصہ ہے اس کو ''ملتزم'' کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کی خاص

جگہ ہے، اس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح لپٹ کر اور اپنے گال اور رخسار رکھ کر دعا فرماتے تھے، جس طرح بچہ اپنی ماں سے لپٹ جاتا ہے۔ [شعب الایمان: ۴۰۵۹، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

اگر یہاں جانے کا موقع نہ ملے، تو خود کو بھی تکلیف میں نہ ڈالیں اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ دیں۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کی کوئی دعا ایسی نہیں، جو اس نے ملتزم پر مانگی ہو اور اللہ نے اس کو قبول نہ کیا ہو، لہٰذا عام دنوں میں اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم اس کے قریب پہنچ کر لمبی لمبی دعائیں کریں۔

اس کے بعد آپ زمزم پر آئیں اب تو وہ کنواں نہیں ہے، ہر جگہ نل لگے ہوئے ہیں، ٹھنڈا اور سادہ ہر طرح کا زمزم ملتا ہے، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیٹ بھر کر زمزم کا پانی یہ دعا پڑھتے ہوئے پئیں: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ'' [دار قطنی: ۲۳۷، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

زمزم وہ مبارک پانی ہے جو حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قربانی پر اللہ تعالیٰ نے امت کو دیا ہے، حدیث شریف میں ہے: ''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ'' [ابن ماجہ: ۳۰۶۲، عن جابر رضی اللہ عنہ]

زمزم کے پانی میں اللہ نے یہ تاثیر اور خاصیت رکھی ہے کہ آدمی جس مقصد سے، جس ارادے سے اور جس نیت سے زمزم کا پانی پیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وہ مراد اور اس کا وہ مقصد پورا فرماتے ہیں، لہٰذا اس قیام کے زمانے میں جتنا ہو سکے خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پیتے رہیں۔

صفا مروہ کے درمیان سعی

عمرہ میں چار کام آپ کو کرنے ہیں؛ پہلا احرام اور دوسرا طواف۔ یہ آپ کا ہو گیا، اب آپ کو تیسرا کام صفا مروہ کے درمیان سعی کرنی ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۱۳، کتاب الحج]

ہری لائٹ والے برآمدے میں کچھ قدم چل کر ایک پہاڑی ہے جس کا نام صفا ہے، اب اس کا تھوڑا سا نشان باقی رہ

گیاہے، وہاں سے کچھ فاصلے پر مروہ پہاڑی ہے، صفا اور مروہ کے درمیان سات پھیرے لگانے کو ''سعی'' کہتے ہیں۔

سعی شروع کرنے سے پہلے آپ پھر حجر اسود کی طرف آئیں اور جیسے طواف میں آپ بوسے دے رہے تھے، بالکل اسی طرح آپ دونوں ہاتھ اٹھا کر ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ'' کہہ کر ہتھیلیوں کو بوسہ دیں، یہ نواں بوسہ ہے۔ یہ سنت ہے، اس کے بعد صفا پہاڑی پر آئیں اور نیت کرلیں، یہ عمرہ کی سعی ہے، اس لیے تو اس طرح نیت کریں: ''اے اللہ! میں عمرہ کی سعی کرتا ہوں، تو اسے آسان فرما قبول فرما'' پھر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ سے تھوڑی دعائیں مانگیں، یہ دعاؤں کی قبولیت کی جگہ ہے، پھر نیچے اُتر کر مروہ کی طرف چلیں، مروہ پہنچ کر وہاں بھی بیت اللہ کی طرف رخ کر کے

تھوڑی دیر دعائیں مانگیں، یہ بھی دعاؤں کی قبولیت کی جگہ ہے، ایک پھیرا آپ کا پورا ہوا، پھر صفا پر آئیں تو دو پھیرے ہو گئے، اس طرح آپ کا ساتواں پھیرا مروہ پر پورا ہوگا، صفا اور مروہ کے درمیان چھت اور دیوار میں جہاں ہری لائٹیں لگی ہوئی ہیں، اس حصے کو ''میلین اخضرین'' کہتے ہیں۔ اس حصے میں مردوں کے لیے تیز چلنا مسنون ہے، لیکن عورتیں اپنی حالت پر چلتی رہیں، وہ ہرگز نہ دوڑیں۔ ہر چکر میں صفا و مروہ پر رک کر قبلہ رخ ہو کر دعائیں بھی مانگنی ہیں، ہر چکر میں دو ہری لائٹ والے حصے میں تیز بھی چلنا ہے اور یہ مسنون دعا پڑھنی ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ مَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ. سعی کے بعد اگر ہو سکے تو حرم میں دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں یہ مستحب ہے۔

[غنیۃ الناسک: ۱۲۸، شامی: ۵/۵۱۵، کتاب الحج]

حلق یا قصر

اب آپ کے تین کام پورے ہو گئے ۔ پہلا : احرام، دوسرا: طواف اور تیسرا : سعی ۔ اب آپ کو چوتھا کام کرنا ہے حلق یعنی اُسترے سے بال مونڈوانا یا قصر یعنی قینچی سے بال کٹوانا، حلق زیادہ بہتر ہے، حرم میں آپ دیکھیں گے کہ لوگ کئی طرح سے حلق اور قصر کرواتے ہیں، بعض لوگ صرف چند بال کاٹ دیتے ہیں، آپ لوگوں کو دیکھا دیکھی بالکل نہ کریں، بلکہ پورے سر کا حلق یا قصر اچھی طرح کروائیں۔ اگر آپ کے سر کے بال بڑے

ہیں، تو آپ قینچی سے کٹوا سکتے ہیں، مگر لمبائی میں انگلی کے پور کے برابر کٹوانا واجب ہے اور اگر آپ کے بال انگلی کے پور سے چھوٹے ہیں تو پھر حلق کرانا ضروری ہے اور عورتیں اپنی چوٹی کے نچلے حصے سے صرف ایک پور کے برابر یعنی تقریباً ڈیڑھ اِنچ بال کاٹیں، جب آپ نے حلق کرلیا تو اب آپ کا احرام ختم ہوگیا اور عمرہ مکمل ہوگیا۔ اب ساری پابندیاں ختم ہوگئیں، نہا دھو کر اپنے سِلے ہوئے کپڑے پہن لیں۔

یہاں پر ایک مسئلہ عورتوں کے تعلق سے اچھی طرح سمجھ لیں، عورت کے بالوں کا حکم یہ ہے کہ عورت کے سر میں جتنے بال ہیں، ان میں سے کم از کم ایک چوتھائی بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹنا چاہیے، کبھی کبھی عورتوں کے سر میں بال بہت زیادہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، اس لیے بعض علماء نے لکھا ہے کہ عورتیں سر کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کرلیں اور ہر حصے میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لیں، اس طرح یہ واجب صحیح ادا ہوجائے گا۔ [شامی: ۳/ ۵۶۳، باب التمتع]

حج کس پر فرض ہے؟

ہر اس شخص پر حج فرض ہوجاتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی دولت عطا فرمائی ہو کہ جس سے وہ اپنے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور وہاں کے اخراجات پر قادر ہو، اور واپس آنے تک اہل وعیال اور بیوی بچوں کے مصارف بھی بآسانی برداشت کرسکتا ہو۔ اور راستہ کی ساری رکاوٹیں ختم ہوں۔ مثلاً: حکومت کی طرف سے سفر کی منظوری کا ویزا، سواری اور ٹکٹ کا مل جانا وغیرہ، ان تمام سہولیات کے ساتھ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ حج فرض ہوتا ہے۔ [شامی: ۴۵۱/۳]

حج کی فضیلت

حج بہت ہی اہم اور بڑی عبادت ہے، اس کے بہت سارے فضائل ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کرنے کے لیے حج کرے اور دورانِ سفر گناہ اور نافرمانی سے اپنے آپ کو بچائے، تو وہ حج کر کے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ [بخاری:۱۵۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرمائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں، تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ [ابن ماجہ:۲۸۹۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ہے: حج اور عمرہ کرنے والا کبھی فقیر نہیں ہوتا۔ [طبرانی اوسط:۵۲۱۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

حج نہ کرنے پر وعید

حج کرنے پر جیسے بے شمار فضائل ہیں، ایسے ہی باوجود استطاعت کے حج نہ کرنا بڑا سخت گناہ ہے، اس پر بڑی سخت

وعیدیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ وہ بیت اللہ تک جا کر واپس آ سکے پھر وہ حج نہ کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا“ تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ [ترمذی: ۸۱۲، عن علی رضی اللہ عنہ]

اللہ ہماری حفاظت فرمائے، کتنی سخت وعید ہے۔

سفر حج سے پہلے چند ضروری کام

حج کا سفر شروع کرنے سے پہلے کچھ کام ضرور کرلیں، جن کا کرنا شرعاً ضروری ہے۔

پہلا کام: اس مبارک سفر میں اپنی نیت درست کرلیں، نیت صرف یہ ہو کہ اللہ کے حکم کو پورا کرنے کے لیے اور اس کو راضی کرنے کے لیے میں حج کر رہا ہوں، دنیا کی عزت، شہرت، نام ونمود، دِکھاوا، کوئی تجارتی فائدہ یا دنیا کی کوئی غرض بالکل نہ ہو، ورنہ اتنا بڑا عمل اور اتنی بڑی قربانی ضائع اور برباد

ہو جائے گی، کیونکہ جس عمل میں نیت فاسد ہوتی ہے، وہ عمل اللہ کے نزدیک مردود ہو جاتا ہے، لہٰذا نیت کو خوب ٹٹولیں اور درست کر لیں۔

دوسرا کام: روانگی سے پہلے اپنے تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے خوب سچی پکی توبہ کر لیں، خوب گڑگڑا کر ندامت کے ساتھ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے آئندہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں، تاکہ آپ گناہوں کی گندگی سے صاف سُتھرے ہو کر اپنے مولیٰ کے دربار میں پہنچیں۔

تیسرا کام: اللہ کے جن بندوں کے حقوق آپ کے ذمے ہیں، جن کی کبھی کوئی حق تلفی ہوئی ہو، ستایا ہو، جن کا کبھی دل دُکھایا ہو، جن کا اپنے اوپر کوئی مالی حق باقی رہ گیا ہو یا کسی کا قرض اپنے ذمے ہو، ان تمام سے مل کر معاملات صاف کر لیں، خوب معافی تلافی کر لیں اور جن کا کسی طرح کا کوئی حق

نکل رہا ہے ان کو ادا کر دیں اور جن امور کے متعلق وصیت کرنی ہو ان کے متعلق وصیت نامہ لکھ دیں، ان تمام امور کو پورے اہتمام کے ساتھ کریں، اس میں کوئی شرم و عار نہ کریں تا کہ حج آپ کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی اور صالح زندگی کا ذریعہ بنے۔

حجاج کرام سے ایک گزارش

حجاج کرام سے گذارش ہے کہ سفرِ حج سے پہلے جہاں آپ حج کا طریقہ اور اس کے ارکان سیکھ رہے ہوں، وہیں جنازے کی نماز بھی پوری سیکھ لیں، خاص کر جنازے کی دعائیں کیوں کہ حرم میں ہر نماز کے بعد جنازے کی نماز ہوتی ہے، اس کی بڑی فضیلت ہے، لہٰذا اسے بھی سیکھ لینا چاہیے۔ حج کی تفصیلات سے پہلے یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ

حج میں تین فرض ہیں: فرض ہونے کا مطلب

یہ ہے کہ ان میں سے کوئی چیز اگر چھوٹ گئی تو آپ کا حج ہی نہ ہوگا۔

① احرام، نیت اور تلبیہ کے ساتھ۔ ② وقوفِ عرفہ یعنی عرفات میں ٹھہرنا۔ ③ طوافِ زیارت۔

حج کے واجب چھ ہیں: واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کوئی چیز اگر چھوٹ گئی تو دم یعنی قربانی لازم ہوگی، اس کے بغیر حج ہی نہیں ہوگا۔

① مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ ② شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔ ③ قربانی کرنا۔ ④ سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔ ⑤ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ ⑥ طوافِ وداع یعنی رُخصتی کا طواف کرنا۔

گھر سے روانگی

اب آپ اپنے گھر سے روانہ ہورہے ہیں، وہ مبارک گھڑی آ گئی ہے، جس کا بہت دنوں سے آپ کو انتظار تھا، روانگی سے

پہلے ہو سکے تو دو رکعت نفل نماز پڑھ لیں، نماز کے بعد سفر میں سہولت و عافیت کی، گناہوں سے بچنے کی اور حج کی قبولیت کی دعا کرلیں، نکلنے سے پہلے اپنا پورا سامان منظّم کرلیں، ضروریات کا سامان لے لیں، جو چیزیں ممنوع ہیں، وہ بالکل نہ لیں تا کہ کسٹم (Custom) وغیرہ میں پریشانی نہ ہو، اپنے سامان کو اچھی طرح پیک (Pack) کرکے بَیگ پر بڑے حروف میں

پورا پتہ (Address) لکھیں، ملک کا نام بھی ضرور لکھیں اور اپنے بیگ پر ایسی کوئی علامت ضرور رکھیں کہ دیکھتے ہی آپ اپنے سامان کو پہچان لیں، گھر سے یہ دعا پڑھ کر نکلیں: ''بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ''۔

[ترمذی:۳۴۲۶،عن انس رضی اللہ عنہ]

دعا یاد نہ ہو تو صرف ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھ کر گھر سے نکلیں سواری کا پہلے سے نظم رکھیں، فلائٹ کے وقت سے تین چار گھنٹے پہلے ہی ایر پورٹ پر پہنچ جائیں۔

احرام کا طریقہ اور ترتیب

حج اور عمرہ میں سب سے پہلا عمل احرام ہے، احرام کسے کہتے ہیں؟ بہت سے لوگ دو چادروں کو احرام سمجھتے ہیں، اس لیے وہ یہ سمجھتے ہیں، کہ حج یا عمرہ کی نیت کر کے جب ان دو چادروں کو پہن لیا تو جب تک حج یا عمرہ کو پورا نہ کر لیں، اس

وقت تک ان دو چادروں کو اُتار نہیں سکتے ،حالاں کہ ان کا یہ خیال درست نہیں ہے، احرام حقیقت میں حج یا عمرہ کی نیت کر کے ''لَبَّیْكَ'' پڑھنے کا نام ہے، ان دو چادروں کا نام احرام نہیں ہے، لیکن چوں کہ احرام میں مردوں کے لیے سلے ہوئے کپڑوں کا پہننا منع ہے، حاجی ان دو چادروں میں ہی رہتا ہے، اس لیے لوگ ان دو چادروں کو بھی احرام کہہ دیتے ہیں، مگر حقیقت میں اس کا نام احرام نہیں ہے، لہٰذا اگر یہ چادریں گندی ہوجائیں، ناپاک ہوجائیں یا مَیلی ہوجائیں یا کسی اوروجہ سے حاجی اگر احرام کی چادریں بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے، بار بار بھی بدل سکتا ہے، البتہ پابندیوں والی حالت برابر باقی رہے گی۔

احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں اور زیرِ ناف، لبیں اور ناخن تراش کر فارغ ہوجائیں احرام سے پہلے غسل کرنا سنت ہے نہ ہوسکے تو وضو ہی کرلیں۔

مردوں کا احرام

احرام

مردوں کے لیے احرام میں بغیر سِلی ہوئی دو چادریں ہوتی

ہیں، ایک چادر کو تہبند یعنی لنگی کی طرح باندھ لیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں، یہ احرام بندھ گیا، مگر یاد رکھیں! ابھی احرام شروع نہیں ہوا، احرام نیت کر کے لَبَّیْك پڑھ لینے کے بعد شروع ہوگا، احرام باندھنے کے بعد اوپر کی چادر سے سر ڈھانک کر احرام کی دو رکعت نفل پڑھ لیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور ٹوپی پہن کر بھی یہ دو رکعت نفل آپ پڑھ سکتے ہیں؛ کیوں کہ ابھی احرام شروع نہیں ہوا، بہتر یہ ہے کہ احرام کی چادریں گھر پر باندھیں اور نفل بھی گھر پر ہی پڑھ لیں۔

نیت ابھی نہ کریں، ہوائی جہاز میں بیٹھنے کے بعد جب آپ فضا میں پرواز کر لیں، اس وقت نیت کریں، مگر فضا میں پرواز کرتے ہی فوراً نیت کر لیں، پھر دیر نہ کریں، اگر چہ ہوائی جہاز میں میقات آنے سے کچھ دیر پہلے کپتان کی طرف سے یہ اعلان ضرور ہوتا ہے کہ اب آپ اپنی میقات سے گزرنے والے ہیں، مگر آپ اس کا انتظار نہ کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند آ جائے

اور آپ میقات سے بغیر احرام کے گزر جائیں، اگر اس طرح آپ میقات سے بغیر احرام کے گزر گئے تو آپ پر دم لازم ہو جائے گا، یعنی حرم میں پہنچ کر ایک بھیڑ یا بکرے کی قربانی کرنی پڑے گی، لہٰذا پرواز ہونے کے بعد نیت میں دیر نہ کریں۔

یہ مشورہ حاجیوں کو اس لیے دیا جاتا ہے کہ اگر خدانخواستہ فلائٹ لیٹ (Late) ہو گئی یا کسی وجہ سے حاجی حج پر نہ جا سکے تو احرام کی پابندیاں نبھانا مشکل ہو جائے گا، وہ اب اپنا احرام اس وقت تک نہیں اتار سکے گا جب تک وہ حرم شریف میں ایک جانور کی قربانی نہ کروائے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ فلائٹ اُڑنے کے بعد نیت کریں۔

جو حُجّاج کرام یہاں سے سیدھے مدینہ منورہ جا رہے ہیں وہ یہاں سے احرام نہ باندھیں، وہ مدینہ منورہ سے جب مکہ معظّمہ کے لیے روانہ ہوں گے تو مدینہ والوں کی میقات ''ذُوالحُلَیفہ'' سے احرام باندھیں گے۔

عورتوں کا احرام

یاد رکھیں! عورت کا احرام صرف اس
کے چہرے کا کھلا رکھنا ہے، عورت
اپنے سِلے ہوئے کپڑوں میں
رہے گی؛ موزے، دستانے اور
زیورات بھی پہن سکتی ہے، البتہ
چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے یعنی
پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک
چہرہ کھلا رکھے گی، لیکن ایسا نہ ہو کہ
بے پردگی ہو، پردہ بھی ضروری ہے،
لہٰذا سر پر کیپ نُما نقاب ڈالے،
جس سے پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا
بھی چہرے پر نہ لگے، ایسا نقاب

بازار میں مل جاتا ہے۔عورت کے لیے سر ڈھانکنا ضروری ہے؛ اس لیے بہتر یہ ہے کہ سر پر چھوٹا رومال باندھ لے، تا کہ سر اور بال نہ کھلے، لیکن یاد رکھیں یہ احرام کا حصہ نہیں ہے، اس لیے وضو میں سر پر باندھے ہوئے اس کپڑے کو کھول کر مسح کرنا ضروری ہے، بہت سی مستورات اس کو احرام کا حصہ سمجھتی ہیں، اس لیے وہ اسی کپڑے پر مسح کر لیتی ہیں، یہ ان کی غلطی ہے، مسح کے وقت اس کپڑے کو اُتارنا ضروری ہے۔

احرام باندھتے وقت اگر عورت ناپاکی کی حالت میں ہو تو اسی حالت میں احرام باندھے اور دو رکعت احرام کی نہ پڑھے پھر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جب تک پاک نہ ہو مسجد حرام میں نہ جائے، جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے مسجد میں جائے، طواف اور سعی کر کے عمرہ مکمل کر لے۔

بچے کا احرام

بہت سارے لوگ چھوٹے بچوں کو بھی حج میں لے جاتے

ہیں، تو نابالغ بچہ اگر ہوشیار اور سمجھ دار ہے، تو وہ خود احرام باندھے گا اور تمام ارکان اور اعمال بالغ کی طرح ادا کرے گا، اگر وہ بچہ ناسمجھ اور چھوٹا ہے تو اس کا سرپرست اس کی طرف سے احرام باندھے اور تمام ارکان میں اپنے بچے کی بھی نیت کر لے، نابالغ بچوں کے حج کا ثواب ان کے سرپرستوں کو ملے گا۔ یہاں پر ایک مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ اگر نابالغ سے حج کے افعال میں کمی بیشی یا کوئی غلطی ہوگئی تو اس پر کوئی سزا یا کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔

حج کی تین قسمیں اور ان میں فرق

اسی طرح یہ بات بھی آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ حج تین طرح کا ہوتا ہے:

① اِفراد ② قِران ③ تمتُّع

① حجِ اِفراد: اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر

حج کے ختم پر وہ احرام اُتر جاتا ہے۔ حج افراد میں قربانی کرنا مستحب ہے۔ [غنیۃ الناسک:۲۱۱ بحوالہ کتاب المسائل:۳/۱۱۹]

(۲) قران: قران اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا جاتا ہے اور حاجی اسی احرام کے ساتھ عمرہ کرتا ہے اور اسی احرام کے ساتھ حج کرتا ہے اور حج کے ختم پر وہ احرام اُترتا ہے۔ حجِ قران میں قربانی کرنا واجب ہے۔ [شامی:۳/۵۵۴، باب القران ھو افضل]

(۳) تمتع: تمتع اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حاجی صرف عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھتا ہے، مکہ مکرمہ جا کر صرف عمرہ کر کے وہ احرام اُتار دیتا ہے، پھر ۸ / ذی الحجہ کو حج کے لیے احرام باندھ کر حج کرتا ہے، یہ طریقہ تینوں میں سب سے آسان ہے، اس میں پابندیاں کم ہوتی ہیں، اس لیے عوام کو اسی کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ حج تمتع میں قربانی کرنا واجب ہے۔
[شامی:۳/۵۶۱، باب التمتع]

یاد رکھیں! حج کی ان تینوں قسموں میں فرق ہے:

① پہلا فرق یہ ہے کہ افراد میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے اور قِران میں حج وعمرہ کی ایک ساتھ نیت ہوتی ہے اور تمتع میں صرف عمرہ کی نیت ہوتی ہے۔ [شامی: ۳/ ۲۷۹، کتاب الحج]

② دوسرا فرق یہ ہے کہ اِفراد اور قِران میں احرام شروع سے حج کے ختم تک باقی رہتا ہے اور تمتع میں عمرہ کر کے احرام کھل جاتا ہے۔ پھر حاجی اپنے کپڑوں میں رہتا ہے اور ۸/ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھتا ہے۔ [شامی: ۵۵۷ تا ۵۶۳]

③ تیسرا فرق یہ ہے کہ قِران اور تمتع میں حج کی قربانی واجب ہے جب کہ اِفراد میں حج کی قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۶۵، باب التمتع]

تینوں قسموں میں افضل کیا ہے؟

احناف کے نزدیک قِران افضل ہے، پھر تمتع کا درجہ ہے، پھر افراد کا درجہ ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۵۳، باب القران ھو افضل]

آپ حضرات فضیلت کے ساتھ سہولت کو سامنے رکھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک حج کی نیت کریں، بہتر یہ ہے کہ اگر آپ ۸ / ذی الحجہ سے کچھ پہلے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں، یا پہلے مدینہ منورہ جا کر پھر ۸ / ذی الحجہ کے قریب قریب مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں تو آپ قِران کا احرام باندھیں، اس لیے کہ آپ کو زیادہ دن احرام کی پابندیوں میں نہیں رہنا پڑے گا اور اگر آپ ۸ / ذی الحجہ سے پندرہ، بیس دن پہلے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں تو پھر بہتر یہ ہے کہ آپ تمتع کا احرام باندھیں تا کہ آپ پر زیادہ دنوں تک احرام کی پابندیاں نہ لگیں اور حج آسانی سے ادا ہو جائے۔

نیت کیسے کریں؟

آپ کا حج ''تمتع'' ہے تو چونکہ آپ کو مکہ جا کر پہلے عمرہ کرنا ہے، اس لیے یہ احرام آپ کا عمرہ کا ہے، تو آپ نیت یوں کریں، عربی میں کہیں یا اردو میں یا اپنی زبان میں ''اَللّٰھُمَّ

إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ'' ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔

جن کا حج افراد ہے، وہ اس طرح نیت کریں ' اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ' ترجمہ: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو آسان فرما اور قبول فرما۔ اور جن کا حج قران ہے وہ عمرہ اور حج کی ایک ساتھ اس طرح نیت کریں ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ'' جب نیت ہوگئی تو نیت کے ساتھ ہی تھوڑی بلند آواز سے تین مرتبہ ''لبیک'' پڑھیں اور عورتیں آہستہ پڑھیں۔ [شامی: ۳/ ۴۸۹، کتاب الحج]

ہندوستان سے جانے والے اکثر حاجی صاحبان حجِ تمتع ہی کرتے ہیں، جس میں عمرہ پہلے کیا جاتا ہے اور احرام اتار دیا جاتا ہے اور پھر حج کا احرام ۸ / ذی الحجہ کو دوبارہ باندھا جاتا ہے، لہٰذا اب حج تمتع کے اعتبار سے عمرہ اور حج الگ الگ سمجھ لیں۔

حج تمتع میں پہلے عمرہ کی نیت کریں

اگر آپ کا حج ''حج تمتع'' ہے تو یوں نیت کریں: اے اللہ! میں عمرے کی نیت کرتا ہوں، تو اس کو آسان فرما قبول فرما۔

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ دیں تو بہتر ہے، نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے لبیک پڑھیں: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ''۔ [مسلم: ٢٨٦٨، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

اس دعا کو تلبیہ کہتے ہیں، یہ حج اور عمرہ کی خاص دعا ہے، اس کو بار بار اور ہر موقع پر پڑھنا ہے، گویا حج میں افضل ذکر یہی ہے، یاد رکھیں! نیت کے بعد لبیک پڑھے بغیر آپ کی نیت مکمل نہیں ہوگی۔

یہ لبیک کیا ہے؟ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب

ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ کے بندوں کو پکارا تھا کہ آؤ اللہ کے در پر حاضری دو اور جو بندے حج اور عمرہ میں تلبیہ پڑھتے ہیں تو گویا وہ یوں کہتے ہیں: اے اللہ! تو نے اپنے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے آواز لگوا کر ہمیں بلایا تھا؛ لہٰذا ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، تیرے سامنے حاضر ہیں۔

[تفسیر قرطبی: ۱۲/ ۳۸]

احرام کی پابندیاں کیا ہیں؟

نمبر① جب آپ نے احرام باندھ کر نیت کر لی اور لبیک پڑھ لیا تو آپ پر احرام کی پابندیاں لگ گئیں، اب آپ سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے، بلکہ ہر وقت کھلا رہے گا، سوتے وقت بھی سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے اور عورت صرف چہرہ نہ ڈھانکے یعنی اس پر کپڑا نہ لگائے عورت کے لیے سر کو چھپانا ضروری ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۷، کتاب الحج]

نمبر ② : اب آپ خوشبو نہیں لگا سکتے، نہ سونگھ سکتے ہیں، لیکن بغیر ارادے کے خوشبو سونگھ لی تو کوئی حرج نہیں، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ خوشبو سے متعلق دو چار باتیں اور سمجھ لیں: احرام کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ نہیں کر سکتے، خوشبو والے صابن سے ہاتھ وغیرہ نہیں دھو سکتے، خوشبو والا کوئی شربت نہیں پی سکتے، لونگ الائچی وغیرہ نہیں کھا سکتے، اسی طرح ایسا کھانا جس میں بہت خوشبو مہک رہی ہو وہ بھی نہیں کھا سکتے۔

[شامی: ۳/ ۵۰۰، ۴۹۶، کتاب الحج]

نمبر ③ : اب آپ اپنے چہرے، سر یا بدن کے کسی حصے کا بال نہیں توڑ سکتے، اسی طرح ناخن نہیں کاٹ سکتے، یہ حکم بھی مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۸، کتاب الحج]

نمبر ④ : اب آپ سِلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے، جیسے کُرتا، پائجامہ، کوٹ، بنیان، پتلون اور انڈر ویر وغیرہ، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۸، کتاب الحج]

نمبر ⑤ : اب آپ نہ بیوی سے صحبت کر سکتے ہیں نہ میاں بیوی کے تعلقات والی باتیں کر سکتے ہیں، یہ حکم بھی مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۵، کتاب الحج]

نمبر ⑥ : اسی طرح اب آپ ایسا جوتا نہیں پہن سکتے جو پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ دے، جوتا بُوٹ نہ پہنیں، سِلِیپَر (Sleeper) یا اس جیسی چپل پہنیں، یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ [شامی: ۳/ ۴۹۹، ۵۰۰، کتاب الحج]

نمبر ⑦ : اب آپ حرم کی گھاس، پودا، یا درخت کی ٹہنی نہیں توڑ سکتے ، یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے چاہے احرام میں ہوں یا نہ ہوں۔ [بخاری: ۱۸۳۴، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر ⑧ : اب آپ حرم میں کسی بھی جانور کا شکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی شکار کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔

[شامی: ۳/ ۴۹۶، کتاب الحج]

یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے چاہے احرام میں

ہوں یا نہ ہوں یہاں تک کہ اپنے بدن یا سر کی جوں بھی نہیں مار سکتے، تین سے کم جوں اگر کوئی مارے گا تو اس کو چاہیے کہ تھوڑا بہت صدقہ کر دے اور تین سے زائد مارے گا تو اس پر ایک صدقۂ فطر لازم ہوگا۔ [فتح القدیر:۶/۵]

بہر حال یہ آٹھ پابندیاں ہوگئیں مردوں کے لیے اور چھ پابندیاں عورتوں کے لیے، ان پابندیوں کے خلاف کرنے میں بعض صورتوں میں دم یعنی بکرے کی قربانی واجب ہوتی ہے، بعض صورتوں میں صدقۂ فطر اور بعض صورتوں میں تھوڑا بہت صدقہ واجب ہوتا ہے، لیکن یاد رکھیں! غلطیاں ہوتی رہتی ہیں عورتوں سے بھی اور مردوں سے بھی، عورتوں کے چہرے پر کپڑا تھوڑا بہت لگ ہی جاتا ہے، لہٰذا کچھ نہ کچھ صدقہ دورانِ سفر کرتے رہیں۔

ایک اہم بات! آپ بہت عظمت والی جگہ جا رہے ہیں، جہاں لاکھوں حاجی ہوں گے، سفر بھی لمبا ہے، تو آپ پہلے سے

ہی تیار ہو جائیں کہ اس سفر میں جو بھی مشقت یا تکلیف پہنچے گی، اس پر صبر و تحمُّل سے کام لیں گے، غصہ اور لڑائی جھگڑا نہیں کریں گے، یہ بہت بری بات ہے، یہ سمجھ کر اپنے دل کو سمجھا لیں کہ اللہ کے گھر کا سفر ہے اور یہ سب اللہ کے گھر کے مہمان ہیں، پھر علماء نے لکھا ہے کہ حاجی احرام کی حالت میں جس طرح رہتا ہے اس کی وہ کیفیت موت تک باقی رہتی ہے، لہٰذا لڑائی جھگڑے اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے رہیں اور احرام کی حالت میں اپنے آپ کو سنتوں کا پابند بنائیں؛ تاکہ موت تک ہماری یہ کیفیت باقی رہے۔

اب آپ جدہ ایر پورٹ پر اُتریں گے، حج اور عمرہ کا پہلا کام یعنی احرام، آپ کا بندھا ہوا ہے، اب آپ کو مکہ مکرمہ پہنچنے تک کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے، بس احرام کی پابندیوں کو اچھی طرح نبھانا ہے اور لبیک بہت کثرت سے پڑھتے رہنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ وہ حج بہت اچھا اور قبولیت سے

قریب ہوتا ہے جس میں لبیک زیادہ پڑھی گئی ہو۔

[ترمذی: ۸۹۲۷، عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ]

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

یہ سفر تقریباً پانچ گھنٹے کا ہے اس کے بعد آپ جدہ ایر پورٹ پر اتریں گے، سب سے پہلے آپ کو ایر پورٹ کے ایک ہال میں بٹھایا جائے گا، وہاں آپ اپنی نماز اور ضروریات سے فارغ ہو جائیں، اس ہال میں زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے، یہاں آپ کو امیگریشن کے لیے لائن لگانی پڑے گی، اس کے بعد آپ کا سامان آپ کے بیلٹ سے لینا ہوگا، اپنا سامان لے کر پاسپورٹ اور کسٹم وغیرہ کی کاروائی مکمل کرالیں پھر باہر نکلیں جیسے ہی آپ باہر نکلیں گے تو ایک بڑی ٹرالی میں آپ کا سامان بھر دیا جائے گا، آپ اس ٹرالی کا نمبر ضرور یاد رکھیں۔

ہال سے نکلنے کے بعد آپ کو اپنے پاسپورٹ پر بس کا

کوپن لگوانا ہے، اس کے لیے وہاں ٹینٹ نما آفس بنے ہوتے ہیں، جس کے کاؤنٹر پر آپ اپنے پاسپورٹ پر بس کا کوپن لگوائیں۔ اس کے بعد آپ اپنے ملک کے سفارت خانے کے پاس جائیں گے، جہاں آپ کے ملک کے بہت سارے جھنڈے لگے ہوں گے، وہاں آپ کا سامان ٹرالی میں رکھا ہوگا، اس جگہ سے اپنا سامان لیں، اسی جگہ سے منتظمین حضرات آپ کو بس میں بٹھا دیں گے۔ ایرپورٹ پر ذرا ہوشیار رہ کر کسی جاننے والے سے پوچھ تاچھ کر ساری کاروائی مکمل کر والیں، اطمینان سے کریں، جلد بازی بالکل نہ کریں۔ لہٰذا مذکورہ تمام کام کرنے کے لیے ذہنی طور پر آپ اپنے آپ کو تیار رکھیں، معمولات میں لگے رہیں، بڑی مقدس جگہ آپ جارہے ہیں، وہاں کے کارکن اور کام کرنے والوں پر بالکل غصہ نہ کریں اور نہ کسی طرح طیش میں آئیں، بلکہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں۔

اب آپ جدہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوگئے، بس میں لبیک

کی خوب کثرت رکھیں۔ اب آپ کے دل کی عجیب کیفیت ہوگی اور ہونی بھی چاہیے کہ اب آپ اللہ کے گھر پہنچ رہے ہیں، بڑی اونچی جگہ جارہے ہیں، یہ سفر تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے کا ہے۔

مکہ مکرمہ آنے سے تقریباً بیس کلومیٹر پہلے وہ حدیبیہ والی جگہ ہے، جہاں کفارِ مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے موت پر بیعت لی تھی، جس کو ''بیعت رضوان'' کہتے ہیں، جس کا ذکر

قرآن کریم میں ہے: لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ'' [سورۂ فتح:۱۸]

اس سے لگ کر نئی سڑک بنی ہوئی ہے، آج کل بسیں اور گاڑیاں اسی سڑک سے گزرتی ہیں، اس پر حرم کی حد بتانے کے لیے رِحَل نما گیٹ بنا ہوا ہے، یہاں سے جب آپ داخل ہوں تو آپ حرم کی حد میں داخل ہو گئے، نہایت ادب اور عظمت کے ساتھ گزریں، اور اللہ سے دعا کریں: ''اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'' [بالمعنیٰ قاضی خان ۱:/۳۱۵]

اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے، میرے گوشت، کھال اور سارے جسم پر جہنم کی آگ حرام کردے اور قیامت کے عذاب سے مجھے امن دے دے۔

تھوڑی دیر کے بعد آپ اس مقدس شہر میں داخل ہوجائیں

گے، جہاں کا چپہ چپہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں سے منور ہے ، یہاں سے استغفار کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ لبیک پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔

معلم کی بس آپ کو پہلے معلم کے مکتب لے جائے گی، وہاں بھی وقت لگتا ہے، وہاں معلم کی طرف سے آپ کو آئی کارڈ، بیلٹ اور ناشتے کا ایک پیکٹ ملے گا۔پھر معلم کی بس آپ کو بلڈنگ تک لے جا کر چھوڑ دے گی، اس کے بعد آپ اپنی رہائش گاہ دیکھ لیں، اپنا سامان ترتیب سے رکھ لیں، ضروریات سے فارغ ہو جائیں اور تھکن ہوتو آرام کر لیں ، یہاں جلد بازی بالکل نہ کریں ، یہاں آپ بہت سارے حاجیوں کو دیکھیں گے کہ سامان رکھ کر سیدھے حرم میں بھاگ رہے ہیں ،حالانکہ تھکے ہارے ہیں، آپ ان کی دیکھا دیکھی بالکل نہ کریں، بلکہ آپ پر اگر تھکن ہو اور یقیناً ہوگی تو آپ آرام کر کے ہشّاش بشّاش ہو کر حرم شریف میں جائیں، تاکہ

اطمینان سے تمام ارکان ادا کرسکیں اور اللہ کے گھر کی زیارت کرسکیں۔ [شامی ۳/ ۵۰۲]

اور یہ بات بھی دھیان میں رکھیں کہ معلم کی طرف سے جو پیلا پٹّہ اور کارڈ آپ کو ملا تھا، اس کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں۔

بیت اللہ کی حاضری

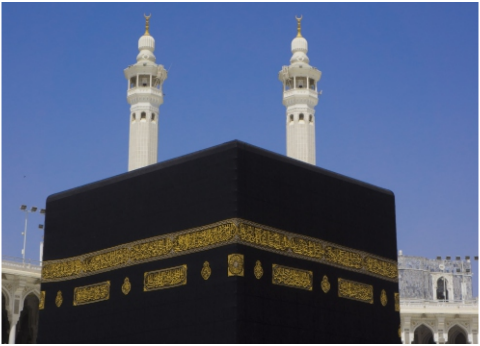

اپنے کمرے سے باوضو ہو کر اور لبیک کثرت سے پڑھتے

ہوئے عاجزی کے ساتھ مسجدِ حرام کی طرف چلیں، اگر آپ عزیزیہ میں ٹھہرے ہیں تو آپ کے لیے بس کا انتظام ہوگا۔

اب مسجد حرام میں کسی بھی دروازے سے داخل ہوں، سنت کے مطابق دائیں پیر سے دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور اعتکاف کی نیت کرلیں تاکہ جب تک آپ مسجد حرام میں رہیں اعتکاف کا ثواب ملتا رہے، اس طرح دعا پڑھیں:

''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ'' [ترمذی: ۳۱۴ عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

جب آپ اندر پہنچ جائیں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی ایک مستقل سنت یہ ہے کہ جب جب آپ مسجد حرام میں داخل ہوں تو بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی تین بار ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' تین بار ''لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' اور تین بار ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہیں، اور

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جب بھی بیت اللہ پر نظر پڑے، عید والی تکبیرِ تشریق اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، ایک بار پڑھ لیں اور خوب دعا کریں۔

بیت اللہ پر پہلی نگاہ پڑتے وقت تمام دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ [شامی: ۳/ ۵۰۲]

بہتر یہ ہے کہ آپ پہلی دعا یہ مانگیں: ''اے اللہ! موت تک میری تمام جائز تمنائیں اور دعائیں جو تجھ کو پسند ہوں، قبول فرما'' اس کے علاوہ جو دعائیں مانگنا چاہیں مانگ سکتے ہیں اور جتنی دیر مانگنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، اپنے خاندان کے لیے، پوری امت کے لیے، خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں، اس وقت کی آپ کی تمام دعائیں، ان شاء اللہ قبول ہوں گی، دعاؤں سے فارغ ہو کر اب آپ کو عمرہ کرنا ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور ترتیب

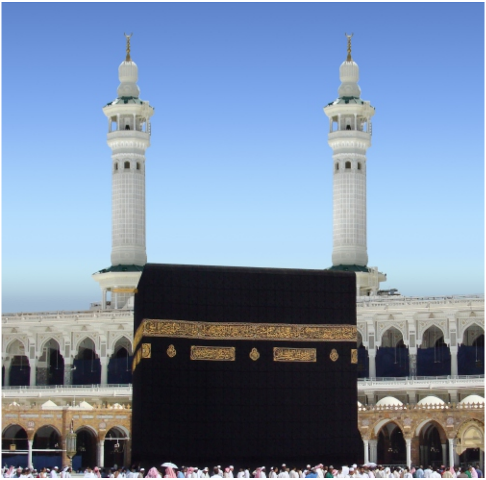

عمرہ کا طریقہ سمجھنے سے پہلے یہاں بیت اللہ میں پہنچ کر ایک بات خاص طور سے دھیان میں رکھیں تو ان شاء اللہ آپ بہت سی تکلیفوں سے بچ جائیں گے، بزرگو! یہاں ہجوم اور بھیڑ بہت

زیادہ ہوتی ہے، اس کی وجہ سے بعض مرتبہ ساتھی ایک دوسرے سے بچھڑ جاتے ہیں اور بعد میں بڑی پریشانی ہوتی ہے، لہٰذا پہلے ہی تمام ساتھی مل کر کوئی خاص نشانی، کوئی گیٹ وغیرہ علامت طے کر لیں کہ طواف کے دوران اگر ساتھی ایک دوسرے سے بچھڑ گئے تو سب یہاں آ کر اکٹھے ہو جائیں، خصوصاً جب آپ کے ساتھ مستورات ہوں تو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو، اب آپ کو عمرہ کرنا ہے۔

نوٹ: عمرہ کا مکمل طریقہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۸/ سے صفحہ نمبر ۳۸/ تک دیا گیا ہے، وہیں دیکھ لیجیے۔

نوٹ: جن لوگوں کا حج قِران ہے، وہ عمرہ کرنے کے بعد حلق نہیں کریں گے، ان کا احرام ابھی باقی رہے گا۔

عمرہ کے بعد سے ایامِ حج تک

عمرہ سے فارغ ہو کر اگر آپ نے حج تمتع کی نیت کی ہے تو

۸/ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں گے، اب آپ پر کوئی پابندی نہیں ہے، ان دنوں میں آپ اپنے وقت کو قیمتی سمجھ کر حرم میں نماز با جماعت کا اہتمام کریں ، ذکر کریں، تلاوت کریں، حرم میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہوتا ہے، اس کی قدر کریں، حدیث میں ہے: روزانہ بیت اللہ پر ۱۲۰/رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ۶۰/طواف کرنے والوں پر، ۴۰/نماز پڑھنے والوں پراور ۲۰/بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر۔

[معجم کبیر: ۱۱۴۷۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

طواف، نماز اور تلاوت سے تھک جائیں، تو صرف بیت اللہ کو دیکھتے رہیں، اس زمانے میں سب سے اہم عبادت طواف ہے، لہٰذا جتنی اللہ نے طاقت دی ہو طواف کریں، نفلی طواف اپنے لیے، اپنے مرحومین کے لیے کریں، نفلی عمرے بھی کر سکتے ہیں، عمرہ کرنے کے لیے آپ مکہ کے باہر مسجدِ عائشہ یا طائف

کی میقات مسجد جِعِرّانہ سے احرام باندھ کر مکہ میں آئیں طواف، سعی اور عمرہ کر کے حلق کریں۔

[بخاری:۱۵۵۶،عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

بڑی عظمت والی جگہ آپ پہنچے ہیں، پتہ نہیں آئندہ یہاں کی حاضری مقدر ہے یا نہیں، اس لیے ایک ایک لمحہ کی فکر کریں، بالکل وقت ضائع نہ کریں،خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں،اللہ کی ذات بڑی عطا کرنے والی ہے۔

[شامی:۳/ ۵۶۴،باب التمتع]

منّت سے سماجت سے مانگو
درِ کریم سے سائل کو کیا نہیں ملتا

تنعیم (مسجد عائشہ) وہ جگہ ہے، جہاں سے نفلی عمرہ کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ میں نمازیں قصر یا پوری؟

ایک مسئلہ آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ مکہ میں نمازیں قصر کریں گے یا پوری پڑھیں گے؟ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد نکلنے تک آپ کا قیام ۱۵/دن یا اس سے زیادہ رہتا ہے تو آپ مقیم ہوں گے، آپ کو پوری نمازیں پڑھنی ہے اور اگر ۱۵/دن سے کم قیام ہو رہا ہے تو آپ مسافر رہیں گے، آپ کو نمازیں قصر کرنی ہے یعنی چار رکعت والی نماز فرض آپ کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے، ۱۵/دن شمار کرنے میں منٰی عرفات اور مزدلفہ کے دن بھی شامل ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ بھی سمجھ لیں حرم شریف میں نماز پڑھنے میں اس بات کا خاص دھیان رکھیں کہ آپ کے دائیں بائیں کوئی عورت آ کر نہ کھڑی ہو جائے؛ کیونکہ وہاں عورتوں کا بہت اختلاط ہوتا ہے، ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز

خراب ہوتی ہے، عورت کے دائیں طرف والے کی، بائیں طرف والے کی اور اس کے پیچھے پڑھنے والے کی، حج کے موقع پر خاص طور سے مسجدِ حرام میں اس کا بہت خیال رکھیں، مجمع کی وجہ سے اگرچہ احتیاط بہت مشکل ہوتی ہے، مگر اتنا تو ضرور خیال رکھیں کہ اپنے سے اگلی صف میں کوئی عورت نہ ہو اور دائیں بائیں لگ کر بھی کوئی عورت نہ کھڑی ہو، اگر آپ سے اگلی صف میں یا دائیں بائیں کوئی عورت آ کر کھڑی ہو جائے، تو آپ آگے بڑھ جائیں، البتہ مسجد نبوی میں عورتوں کا بالکل الگ انتظام ہے، مسجد حرام میں طواف کی وجہ سے الگ انتظام حکومت کے لیے مشکل ہے۔

یاد رکھیے! عمرہ میں چار کام کرنے ہیں، ان میں دو فرض ہیں اور دو واجب، الحمدللہ یہاں تک آپ کا عمرہ پورا ہو گیا۔

[کتاب المسائل: ۳/ ۲۷۶-۲۸۰]

حج

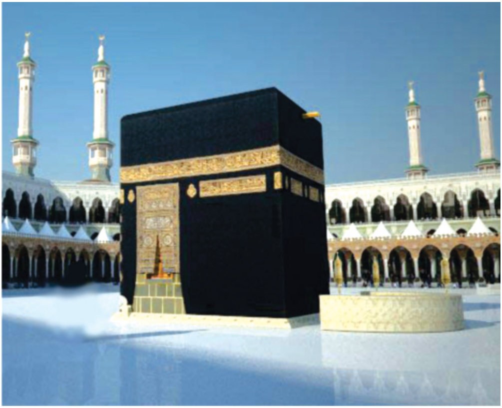

حج کے دنوں میں مکۃ المکرمہ جاکر خاص اعمال ادا کرنے کو ''حج'' کہتے ہیں۔ حج کے اعمال ادا کرنے کے پانچ دن ہیں: ۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ [شامی:۸/ ۹۹، کتاب الحج]

۸/ ذی الحجہ سے پہلے یعنی ۷/ ذی الحجہ کو عشاء کے بعد سے
ہی تیاری کرلیں، کیونکہ حاجی زیادہ ہوتے ہیں، تو معلم حضرات
عشاء کے بعد سے ہی حاجیوں کو منیٰ لے جانا شروع کردیتے
ہیں، معلم آپ کو ہدایت دے دے گا، اس کے مطابق آپ
تیاری کرلیں۔ اپنی تمام ضروریات سے فارغ ہوکر غسل کرلیں
اور احرام باندھ لیں جیسے پہلے باندھا تھا؛ ایک چادر کو لنگی کی
طرح پہن لیں اور ایک چادر اوڑھ لیں اور جیسے پہلے سر
ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھی تھی اب بھی پڑھ لیں، سلام پھیر
کر چادر سر سے ہٹا کر حج کی نیت کرلیں: ''اَللّٰھُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ
الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ'' اے اللہ! میں حج کی
نیت کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور قبول فرما۔
نیت کے ساتھ ہی تین مرتبہ ذرا بلند آواز سے کلمات ''لَبَّيْكَ''
پڑھیں؛ لَبَّيْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ'' اور عورتیں آہستہ آواز میں کلمات ''لَبَّيْكَ'' پڑھیں، اب آپ کا احرام شروع ہو گیا اور وہ ساری پابندیاں لگ گئیں جو پہلے بیان کی گئیں۔ [شامی: ۳/ ۵۶۳، ۵۶۴، باب التمتع]

اور جن حضرات کا حج اِفراد یا قران ہے اِن کا احرام تو پہلے ہی سے بندھا ہوا ہے، اب دسویں یا گیارہوں تاریخ کو قربانی کر کے سر کے بال منڈوائیں گے تب ان کا احرام ختم ہوگا۔

اب آپ کو پہلے کی طرح ہر موقع پر چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے خوب ذوق وشوق کے ساتھ اور اللہ کی عظمت ومحبت کے ساتھ کلمات ''لَبَّيْكَ'' پڑھتے رہنا ہے اور ۱۰/ ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکری مارنے تک ''لَبَّيْكَ'' پڑھتے رہیں اور یہ خیال کر کے پڑھنا ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پُکار کا اللہ کو جواب دے رہا ہوں اور اللہ میری بات سن رہا ہے۔

حج کا پہلا دن ۸ / ذی الحجہ

آج آپ مِنیٰ پہنچیں گے، ۸ / تاریخ کو ظہر سے پہلے تقریباً تمام حاجی مِنیٰ پہنچ جاتے ہیں۔ یہاں پہلے سے خیمے (Tents) لگے ہوتے ہیں، معلم کی بَس آپ کو آپ کے خیمے تک پہنچا دے گی، مِنیٰ جاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ ۱۰۰ یا ۱۵۰

ریال ساتھ میں رکھ لیں اور بہت زیادہ سامان اور وزن اپنے ساتھ نہ لے جائیں، ورنہ آپ پریشان ہوں گے کیوں کہ آپ کو یہاں پیدل ہی چلنا پڑے گا، ضرورت کا سامان ضرور لے جائیں، مثلاً: ایک جوڑا احرام کی چادریں، ہوا کا تکیہ، لُنگی، پلاسٹک کا مصلّٰی، چٹائی، پردہ کرنے کے لیے چادریں، بریڈ، ستّو، پھل، لوٹا، صابُن، کنکریوں کے لئے تھیلی، چپل رکھنے کی تھیلی وغیرہ۔ منٰی جانے سے پہلے معلم کی بس کا نمبر اور منٰی میں آپ کا خیمہ کہاں ہے، اس کی جانکاری کرلیں، اپنا تعارفی کارڈ ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں۔ اپنے خیموں میں پہنچ کر اس بات کا پورا دھیان رکھیں کہ بے پردگی نہ ہو، اس لیے اگر ہو سکے تو خیمے کے ساتھیوں کو جوڑ کر حکمت و محبت کے ساتھ ان سے بات کر کے بیچ میں پردہ ڈال دیں، تاکہ مستورات ایک طرف ہو جائیں اور مرد ایک طرف ہو جائیں، منٰی پہنچ کر اپنے خیمے کا نمبر اور خیمہ کس روڈ پر ہے، اسے بھی یاد کرلیں یا لکھ کر محفوظ کرلیں۔

’’منٰی‘‘ مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان بہت بڑا میدان ہے۔ منٰی میں آج آپ کو پانچ نمازیں پڑھنی ہے۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ ذی الحجہ کی فجر۔ یہ پانچ نمازیں اپنے خیموں میں باجماعت ادا کریں، بس اور کوئی کام آج منٰی میں نہیں ہے۔ باقی وقت ذکر، تلاوت، تسبیح، دعا اور اللہ کی یاد میں گزاریں۔

[شامی: ۳/ ۵۱۸، کتاب الحج]

چوں کہ حاجی زیادہ ہوتے ہیں اور معلم حضرات کے پاس بسیں کم ہوتی ہیں، اس لیے معلم حضرات ۸/ تاریخ کی رات سے ہی حاجی صاحبان کو عرفات کے میدان کی طرف لے جانا شروع کر دیتے ہیں اس لیے اگر آپ کو بھی معلم نے ۸/ تاریخ کی رات کو ہی عرفات جانے کے لیے کہا تو آپ بلا تکلف چلے جائیں اور ۹/ ذی الحجہ کی فجر عرفات کے میدان میں ہی ادا کریں۔

حج کا دوسرا دن ۹ / ذی الحجہ

آج حج کا دوسرا دن ہے، آج سے ایامِ تشریق بھی شروع ہو گئے، لہٰذا فجر کی نماز کے بعد فوراً امرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تکبیرِ تشریق پڑھیں: ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ'' تکبیرِ تشریق ۹ / ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ / ذی الحجہ کی

عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مرد اور عورت پر ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

۹/ ذی الحجہ کا دن بڑا ہی عظیم الشان دن ہے، آج آپ کو سورج نکلنے کے بعد منٰی سے عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے، ''عرفات'' منٰی سے چھ میل پر ایک بڑا میدان ہے، یہاں بھی پہلے سے خیمے (Tents) لگے ہوتے ہیں۔ عرفات میں ایک مسجد ہے ''مسجدِ نمرہ'' اس میں امامِ حج ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھاتے ہیں۔ اگر آپ بھی اس مسجد میں پہنچ کر ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں، مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ امام اس زمانہ میں صوبہ نجد سے آتا ہے اور مسافر رہتا ہے، اس لیے دونوں نمازوں کو دو دو رکعت کر کے وہ قصر پڑھاتا ہے، آپ بھی اگر مسافر ہیں یعنی پندرہ دن سے کم آپ کا قیام ہے تو امام کے ساتھ قصر پڑھ لیں اور اگر آپ مقیم ہیں تو آپ کو چار رکعت پڑھنی پڑے گی، لہٰذا امام جب ظہر کی دو

رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے تو آپ جلدی سے کھڑے ہوکر
بغیر سورۂ فاتحہ اور سورۃ کے رکوع سجدے کے ساتھ دو رکعت
پڑھ کر سلام پھیر دیں، اس کے بعد امام کے ساتھ عصر کی نماز
میں شریک ہوجائیں اور جب امام عصر کی دو رکعت پڑھا کر
سلام پھیر دے تو آپ فوراً اکھڑے ہوکر باقی دو رکعت اسی طرح
پوری کرلیں یعنی بغیر سورۃ اور سورۂ فاتحہ کے رکوع سجدے سے
دو رکعت پوری کرلیں۔ بعض لوگ مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے
باوجود مقیم ہونے کے امام کے ساتھ سلام پھیر دیتے ہیں، ایسی
صورت میں ان کی نماز نہیں ہوتی، انھیں اپنی نماز لوٹانا ضروری
ہے، مگر آج کل بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے، بھیڑ میں ہوسکتا ہے
کہ آپ اپنا خیمہ بھول جائیں اور بھٹک جائیں، اس لیے
مناسب یہ ہے کہ اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ ظہر کے
وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھیں، یہاں
اپنے خیموں میں دونوں نمازیں ایک ساتھ نہ پڑھیں، اس کے

بعد ذکر و دعا میں لگ جائیں۔ عرفات کے یہ چند گھنٹے ظہر سے مغرب تک پورے حج کا خلاصہ اور نچوڑ ہے، یہ دعاؤں کی قبولیت اور مغفرت کا دن ہے، اس دن میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں پر فخر کرتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے ایک ہی حالت میں اس میدان میں بکھرے ہوئے ہیں، ایک ہی ترانہ ان کی زبان پر ہے، یہ مجھ سے توقع لگائے میرے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دعائیں مانگ رہے ہیں، لہٰذا پوری طرح ہم اللہ کی طرف متوجہ رہیں، آج کا خاص کام دعا و استغفار ہے، غروب تک قبلہ رُو کھڑے کھڑے جتنا کھڑے رہ سکتے ہیں پھر بیٹھ کر پھر کھڑے رہ کر اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائیں، دعا کی کتاب پڑھیں، اس دن میں اپنے مالک کو جتنا منوا سکتے ہیں منوالیں، اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، والدین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، محسنین کے لیے، دوست احباب کے لیے، مرحومین کے لیے، تمام حاجیوں کے لیے اور پوری امت

کے لیے خوب گڑگڑا کر دعا مانگیں، جس زبان میں مانگ سکتے ہیں مانگیں، عرفات کے میدان میں زوال سے غروب تک کے وقت میں تھوڑی دیر وقوف کرنا یعنی ٹھہرنا حج کا بہت بڑا فرض ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۱۸,۵۲۴، کتاب الحج]

عرفات کے میدان میں تھوڑی دیر ٹھہرنا حج کا بہت بڑا فرض ہے ہوسکے تو یہ چند معمولات بھی کرلیں:

عرفات کے معمولات

عرفات میں ظہر کے بعد یہ چار عمل کریں:

① چوتھا کلمہ سو (۱۰۰) مرتبہ" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر "۔ [شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

② بِسْمِ اللّٰهِ کے ساتھ سورۂ اخلاص سو (۱۰۰) مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤. [شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

③ درودِ ابراہیم اخیر میں ''وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ'' کے اضافے کے ساتھ سو (۱۰۰) مرتبہ ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ''۔

[شعب الایمان: ۴۰۷۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

④ استغفار جو آپ کو یاد ہو سو (۱۰۰) مرتبہ ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ''

اس کے ساتھ قرآن کی تلاوت، مناجاتِ مقبول یا الحزب الاعظم بھی پڑھ سکتے ہیں تو ضرور پڑھیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے عرفات میں دودھ پینا ثابت ہے، لہٰذا سنت کی اتباع میں آپ بھی اگر میسر ہو سکے تو دودھ پی لیں یا کوئی اور چیز کھا پی لیں۔ [بخاری: ۵۶۰۴۰، عن ام الفضل رضی اللہ عنہا]

یہاں پر ایک مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں کہ یوں تو عرفات کا وقت ۹/ تاریخ کی زوال سے لے کر ۱۰/ تاریخ کی صبح صادق تک ہے یعنی اس درمیان کوئی بھی آدمی حج کی نیت سے احرام پہن کر ایک لمحہ کے لیے بھی عرفات میں کھڑا ہو جائے تو وہ حاجی ہو جائے گا، مگر اس میں ایک واجب اور بھی ہے، جو شخص ۹/ ذی الحجہ کو دن میں عرفات کے میدان میں پہنچ گیا اس کو غروب تک رکنا واجب ہے، اب وہ غروب کے بعد ہی عرفات کے میدان سے نکلے اگر وہ غروب سے پہلے نکل گیا، تو دم دینا ہوگا، ورنہ اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

مزدلفہ کی طرف روانگی

عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد نکلنا ہے، یہ بات یادرہے کہ یہاں بس ملنے میں بہت پریشانی ہوتی ہے، کیوں کہ معلم کی بس ایک جگہ پارک نہیں ہوتی آپ اپنے ہی معلم نمبر کی کسی بھی بس میں بیٹھ جائیں۔

جب سورج غروب ہو جائے، تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں، مغرب کی نماز نہ عرفات میں پڑھیں نہ راستے میں بلکہ مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ یعنی اذان کے بعد تکبیر کہہ کر فوراً امغرب کی جماعت شروع کریں، فرض پڑھ کر فوراً اسلام پھیر دیں اور اس کے بعد بغیر تکبیر کے عشاء کی جماعت شروع کریں، اس کے بعد مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنّتیں اور وِتر پڑھیں۔

''مزدلفہ'' عرفات سے تین میل پر ایک میدان ہے، یہاں خیمے نہیں لگے ہوتے ہیں، یہ رات آپ کو مزدلفہ میں گزارنی ہے، یہ رات بڑی عظیم الشان اور بڑی قابلِ قدر ہے، روایتوں میں ہے کہ یہ رات شبِ قدر سے زیادہ قابل قدر اور افضل ہے، روایتوں میں ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں امت کے لیے بہت کچھ مانگا، اللہ تعالیٰ نے

سوائے ایک دعا کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام دعائیں قبول فرمالیں تھی، لیکن مزدلفہ میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوب گڑ گڑا کر اللہ سے دعائیں مانگیں اور اُسی دعا کو پھر مانگا جو عرفات میں مانگی تھی تو یہاں پر اللہ نے وہ دعا بھی قبول فرمالی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے انجام سے بہت ہی خوش اور مطمئن ہو گئے اور شیطان کو دیکھا کہ بہت ہی واویلا کر رہا ہے اور اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے۔ [ابن ماجہ: ۳۰۱۳، عن عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ]

لہٰذا یہ رات بڑی عظیم ہے، اس کی ہمیں خوب قدر کرنی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے کے قریب تک تھوڑی دیر مزدلفہ میں ٹھہرنا حج کا واجب ہے۔ فجر سے پہلے ہرگز مزدلفہ سے نہ نکلیں ورنہ واجب چھوٹ جائے گا اور دم دینا پڑے گا اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مزدلفہ سے ایک حاجی کے لیے ۷۰/ کنکریاں بھی چُن لیں، کنکری بڑے چنے کے دانے کے برابر ہو، نہ بہت چھوٹی ہو نہ زیادہ بڑی ہو۔

[شامی: ۳/ ۵۳۴-۵۲۹، کتاب الحج]

حج کا تیسرا دن ۱۰/ ذی الحجہ

جب مزدلفہ میں سورج نکلنے کا وقت قریب ہو جائے، تو وہاں سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔مزدلفہ سے منیٰ کے لیے معلم کی بس ملنا بہت مشکل ہے، اس لیے اگر آپ کو معلم کی بس نہ ملے تو اگر آپ ریلوے اسٹیشن کے قریب ہیں تو ٹرین پکڑ لیں یا پرائیوٹ بس پکڑ لیں یا بہت سارے لوگ پیدل چلنے

والے روڈ پر منیٰ کی طرف چلتے ہوئے نظر آئیں گے، آپ ان کے ساتھ چلتے رہیں اور منیٰ میں اپنے خیمے کے نمبر کو پہچان کر منزل تک پہنچ جائیں۔

آج ۱۰/ ذی الحجہ یعنی قربانی کا دن ہے، عید کا دن ہے، حج کی مشغولی کی وجہ سے عید کی نماز اللہ نے حاجیوں سے معاف کر دی ہے، آج آپ کو چار کام کرنے ہیں اور بہت آسان ہیں:
(۱) رمی یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔ (۲) قربانی۔ (۳) حلَق یا قَصر یعنی بال مُنڈوانا یا بال کٹوانا۔ ۴۔طوافِ زیارت۔

۱۰/ذی الحجہ کا پہلا کام

پہلے رمی کرنی ہے، پھر قربانی کرنی ہے پھر حلق کرنا ہے، پھر طواف زیارت۔تو آج منیٰ میں سب سے پہلے جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہے۔منیٰ میں تین جگہوں پر لمبے ستون بنے ہوئے ہیں، ان کو ''جمرات'' کہتے ہیں۔ پہلا جمرہ مسجدِ خیف کے قریب ہے، جس کو جمرۂ اولیٰ کہتے

ہیں۔دوسرا اس سے آگے ہے، اس کو جمرۂ وُسطی یعنی درمیانی جمرہ کہتے ہیں تیسرا بالکل منٰی کے اخیر میں ہے،جس کو جمرۂ عقبہ یعنی آخری جمرہ کہتے ہیں۔آج صرف جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان) کو سات کنکریاں مارنا ہے، اس کا افضل وقت سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک ہے،مگر اس کے بعد بھی مار سکتے ہیں، اس میں جلد بازی بالکل نہ کریں،جس وقت سہولت اور آسانی ہو اس وقت ماریں، رات میں بھی مار سکتے ہیں، اس کا وقت صبح صادق تک رہتا ہے۔ عام طور پر حادثات اسی موقع پر ہوتے ہیں، اس لیے اطمینان سے کام کریں۔ [شامی: ۳/۵۳۱، کتاب الحج]

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ شیطان کو کنکریاں اوپر کے حصے میں جا کر ماریں، اس میں زیادہ سہولت ہے اور ابھی تک جو آپ ''لَبَّیْكَ'' پڑھ رہے تھے، بڑے شیطان پر پہلی کنکری کے ساتھ ''لَبَّیْكَ'' کا سلسلہ بند کر دیں۔ ۱۰/ تاریخ کا پہلا کام بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا ہے، کنکری شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں اور ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا پڑھتے جائیں: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ'' شروع کرتا ہوں اللہ کے نام، اللہ سب سے بڑا ہے، میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لیے۔ اگر پوری دعا یاد نہ ہو، تو صرف ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہہ کر اپنی زبان میں کہے: شیطان کو ذلیل کرنے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لیے میں کنکری مارتا ہوں۔

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کنکریاں ستون ہی کو لگنا ضروری نہیں، بلکہ ستون کے اطراف میں بنے ہوئے دائرے میں بھی

گر جائے گی، تو واجب ادا ہو جائے گا، یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہر کنکری کو الگ الگ مارنا ہے، اگر کسی نے غلطی سے ساری کنکریاں ایک ساتھ ماردی، تو یہ ایک ہی کنکری مانی جائے گی، لہٰذا ایک ایک کنکری کو الگ الگ ماریں۔ کنکری مارنے کے لیے جب اپنے خیمے سے چلیں، تو کچھ کنکریاں زیادہ لے کر چلیں اور ان کنکریوں کو سنبھال کر رکھیں، خدانخواستہ کنکری مارتے وقت کوئی کنکری ہاتھ سے چھوٹ گئی، تو اس کو زمین سے اٹھانا سخت منع ہے، لہٰذا اب اپنے پاس رکھی ہوئی کنکریوں میں سے نکال کر ماریں، نہ زیادہ ماریں نہ کم ماریں۔

یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ کنکریاں کیوں ماری جاتی ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے ذبح کرنے کے لیے لے کر چلے، تو سب سے پہلے شیطان پہلے جمرہ کے پاس ملا اور ذبح کرنے سے روکنا چاہا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں تو وہ زمین میں دھنس گیا، آگے بڑھ کر دوسرے جمرہ کے پاس نظر آیا

اور ذبح کے ارادے سے روکنا چاہا، یہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں، وہ زمین میں دھنس گیا، پھر چھوٹے جمرہ کی جگہ نظر آیا، یہاں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سات کنکریاں ماریں، وہ زمین میں دھنس گیا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اخلاص اور عاشقانہ عمل پسند آ گیا، تو قیامت تک حاجیوں کو حکم دے دیا کہ تم بھی ان جگہوں پر میرے بندے ابراہیم علیہ السلام کی نقل میں کنکریاں مارو۔

دوسرے کی طرف سے کنکریاں مارنا کب جائز ہے؟

یہاں ایک مسئلہ سمجھ لیں، بہت سارے لوگوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ شیطان کو کنکریاں مارنے میں کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا دیتے ہیں۔ یہ وکیل بنانا کب جائز ہے؟ یاد رکھیں! کوئی آدمی ایسا بیمار، کمزور، بوڑھا یا ایسا اپاہج ہے، جو جمرات پر پہنچ کر رمی کی طاقت نہیں رکھتا، تو اس کی طرف سے دوسرے کو نائب بنانا جائز ہے یعنی اس کی کنکری دوسرا مار سکتا ہے، وہ دوسرا

آدمی پہلے اپنی کنکری مارے، پھر اُس کی مارے، لیکن اگر کوئی مرد یا عورت تندرست ہے، صرف تھکان کی وجہ سے یا بھیڑ سے پیدل چلنے سے گھبرا کر دوسرے کو نائب بنا دے تو یہ ہرگز جائز نہیں ہے، بلکہ اُسے اپنی کنکری خود اپنے ہاتھ سے مارنی پڑے گی، دوسرے کو اگر نائب بنا دیا تو یاد رکھیں یہ رمی نہ ہوگی اور دم واجب ہوگا۔ [کتاب المسائل: ۳/ ۳۲۳]

۱۰/ ذی الحجہ کا دوسرا کام

۱۰/ ذی الحجہ کو جب آپ نے بڑے شیطان کو کنکریاں مار دیں، تو آج کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے، آپ کا حج تمتُّع ہے، تو آپ پر قربانی واجب ہے، اسی طرح قران کرنے والوں پر بھی واجب ہے، البتہ اِفراد کرنے والوں پر واجب نہیں مستحب ہے، کر لیں تو اچھا ہے، نہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ قربانی شُکرانہ کی ہے، اس کے علاوہ صاحب نصاب پر جو سالانہ قربانی ہے، وہ تو باقی ہے، جو ہر صاحبِ نصاب پر واجب ہے، وہ بھی کرنا ہے، البتہ وہ قربانی آپ اپنے وطن میں بھی کروا سکتے ہیں اور اگر حرم میں کرنا چاہیں، تو یہاں بھی کر سکتے ہیں، بہرحال ۱۰/ تاریخ کو رمی سے فارغ ہو کر بہتر تو یہ ہے کہ آپ خود قربان گاہ پر وسعت کے مطابق اپنی پسند کا جانور خرید کر اپنے ہاتھ سے قربانی کریں، اگر خود نہیں جا سکتے، تو کسی خاص آدمی کو وکیل بنا دیں، حکومت کی طرف سے جو قربانی کے حصے لیے جاتے

ہیں یا اور کوئی پرائیویٹ (Private) قربانی کا نظم ہو، تو وہاں پر بھی آپ قربانی کر سکتے ہیں۔ [شامی: ۳/ ۵۳۴، کتاب الحج]

۱۰/ ذی الحجہ کا تیسرا کام

قربانی کے بعد آپ حلق یا قصر کروالیں، حلق یعنی سر کے بال اُسترے سے صاف کرنا اور قصر یعنی سر کے بال قینچی یا مشین سے کاٹنا۔ اس کے بغیر آپ کا احرام نہیں کُھلے گا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پورے سر کے بال منڈوا دیے جائیں یا پورے سر کے بال برابر کر کے کٹوا دیے جائیں، حلق کرنا قصر سے زیادہ بہتر ہے، اس کا ثواب زیادہ ہے، آپ حرم میں دیکھیں گے کہ لوگ مختلف طرح سے حلق اور قصر کرتے ہیں، آپ دیکھا دیکھی نہ کریں، مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں۔ اگر آپ کے سر کے بال بڑے ہیں، تو آپ قصر کر سکتے ہیں یعنی بال قینچی سے کاٹ سکتے ہیں، مگر لمبائی میں کم از کم انگلی کے پورے کے برابر کٹانا واجب

ہے۔ اگر آپ کے سر کے بال انگلی کے پورے سے چھوٹے ہیں تو پھر حلق واجب ہے۔ قینچی سے کاٹنے سے احرام نہیں کھلے گا۔ عورتیں اسی طرح سے بال کاٹیں، جس طرح سے عمرے میں سعی کے بعد بال کاٹے تھے۔ بہرحال ۱۰/ ذی الحجہ کو جب آپ نے شیطان کو کنکری بھی مار لی، قربانی بھی کر لی اور سر بھی منڈوالیا، تو آپ کا احرام ختم ہو گیا۔ اب آپ سِلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں اور وہ سب چیزیں حلال ہوگئیں، جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں، مگر ایک پابندی ابھی بھی باقی ہے کہ بیوی ابھی حلال نہیں ہوئی، جب طوافِ زیارت کر لیں گے، تو بیوی بھی حلال ہوجائے گی۔ [شامی: ۳/ ۵۳۶، کتاب الحج]

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ رمی، قربانی اور حلق ان تینوں میں ترتیب واجب ہے۔ پہلے رمی کرنا ہے، اس کے بعد قربانی پھر حلق یا قصر، اگر ترتیب الٹ دی تو دم واجب ہوگا۔

[شامی: ۳/ ۲۷۴، کتاب الحج]

۱۰/ذی الحجہ کا چوتھا کام

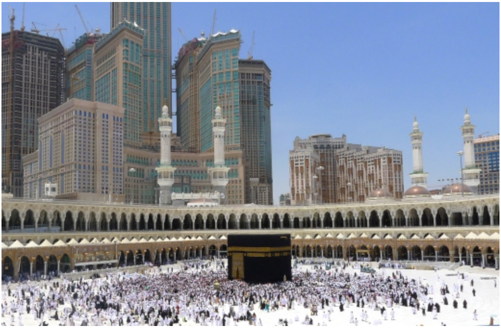

۱۰/ذی الحجہ کا چوتھا کام طواف زیارت ہے۔ یہ حج کا فرض ہے، طوافِ زیارت ۱۰ / ، ۱۱ / ، ۱۲ / ذی الحجہ ان تین دنوں میں کبھی بھی کر سکتے ہیں، رمی، قربانی اور حلق ان تینوں سے پہلے بھی اگر آپ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ البتہ افضل یہ ہے کہ طوافِ زیارت، رمی اور قربانی وحلق کے بعد ہی کیا جائے۔ یہ طواف بھی ویسا ہی ہے جیسے عمرہ کا طواف آپ نے کیا تھا، کہ حجرِ اسود کے استلام یعنی بوسہ سے طواف شروع ہوگا سات چکّر ہوں

گے، البتہ یہ طواف چونکہ عام طور پر اپنے کپڑوں میں ہوتا ہے، اس لیے کہ حاجی قربانی کر کے حلق کروا لیتا ہے اور احرام اُتار دیتا ہے، تو اس میں اضطباع نہ ہوگا، مگر یاد رکھیں! رَمَل اس میں بھی ہوگا، لیکن اگر قربانی کر کے آپ نے حلق نہیں کیا اور احرام میں ہی آ کر طوافِ زیارت کرنے لگے یا رمی اور قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنے لگے، تو ساتوں چکروں میں اضطباع ہوگا یعنی داہنے بغل سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں گے، جیسے شروع میں عمرہ کے وقت آپ نے کیا تھا، اگر ایک ہی دن میں یہ چاروں کام نہ ہو سکے، تو کوئی حرج نہیں، آج شیطان کو کنکری مار لیں پھر قربانی اور حلق کر لیں، طوافِ زیارت دوسرے دن کریں، اگر اتنا بھی آپ کو مشکل لگ رہا ہے، تو صرف بڑے شیطان کو آج کنکریاں مار لیں دوسرے دن قربانی اور طوافِ زیارت کر لیں۔ یاد رہے کہ جب تک حلق نہ کر لیں احرام نہیں اترے گا۔

[شامی: ۳/ ۵۳۷، کتاب الحج]

اگر کسی نے طوافِ زیارت نہیں کیا اور چلا گیا، تو جب تک دوبارہ مکہ آ کر طوافِ زیارت نہ کرلے، اس کی بیوی اس پر حرام رہے گی، چاہے سالہا سال گزر جائیں، طوافِ زیارت ۱۲/ ذی الحجہ کی مغرب تک کرلینا ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد سعی

طوافِ زیارت کے بعد ہر حاجی کو سعی کرنی ہوتی ہے، حج کی سعی کے لیے علمائے کرام نے حج کی سعی کے وقت میں بہت سہولت بتائی ہے، یہ سعی طوافِ زیارت کرنے کے بعد حج کے مہینے میں کبھی بھی کر سکتے ہیں، اس سعی کے لیے احرام اور نفلی طواف بھی شرط نہیں ہے، بس صرف صفا مروہ کے سات پھیرے اس طرح سے کرنے ہیں، جس طرح آپ نے عمرہ کے طواف کے بعد سعی میں کیے تھے، لہٰذا حج کے پانچ دنوں میں اگر تھکان زیادہ ہو جائے، تو حج کرنے کے دو تین دن بعد بھی کر سکتے ہیں، اس میں کوئی نقصان بھی نہیں ہے اور کوئی سزا

بھی نہیں ہے۔ [شامی: ۳/ ۵۳۷، باب التمتع]

عورتوں کے لیے ایک اہم مسئلہ

اگر حج کے دوران عورت کو مخصوص ایام شروع ہو جائیں، تو وہ حج کے تمام امور ادا کرے، صرف طوافِ زیارت اس وقت تک نہ کرے، جب تک پاک نہ ہو جائے اور نہ اس حالت میں حرم میں داخل ہو، اس تاخیر سے اس پر دَم واجب نہ ہوگا اور نہ گناہ ہوگا، البتہ پاک ہو جانے کے بعد پھر طوافِ زیارت میں تاخیر نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر حج میں مخصوص ایام اخیر میں شروع ہوئے اور عورت طوافِ زیارت نہ کر سکی اور حج کے بعد فوراً اس کی روانگی کا وقت بھی آ گیا اور ابھی اس کے ذمہ طوافِ زیارت باقی ہے اور اس کے لیے مزید رکنے کی کوئی شکل نہیں ہے، تو اس عورت کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ اسی ناپاکی کی حالت میں کپڑا اچھی طرح لپیٹ کر استغفار کرتے ہوئے طوافِ زیارت کر لے اور اس کے بعد حرم میں بڑے جانور کی قربانی کرا دے

(بڑے جانور سے مراد گائے، بیل اور اونٹ ہے)۔

[شامی: ۳/ ۵۵۲، کتاب الحج]

حج کا چوتھا دن ۱۱/ ذی الحجہ

آج آپ کو زیادہ کام نہیں کرنا ہے، اگر ۱۰/ تاریخ کو قربانی کی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تھا، تو اس کو آج کرلیں اگر کرلیا تھا تو ٹھیک ہے، آج کا خاص کام تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہے، اس کا وقت زوال کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، لہٰذا اس میں جلد بازی بالکل نہ کریں، پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھتے جائیں جو پہلے بتائی گئی تھی: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ'' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، شیطان کو ناراض اور ذلیل کرنے کے لیے اور رحمٰن کو راضی کرنے کے لیے میں کنکری مار رہا ہوں۔ چھوٹے شیطان کو

سات کنکریاں ماریں، تو پھر مجمع سے تھوڑا ہٹ کر قبلہ رُو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے، پھر درمیانی شیطان کو اسی طرح سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ دعا مانگتے جائیں اور سات کنکریاں پوری کر لینے کے بعد مجمع سے تھوڑا دور ہٹ کر دعا مانگیں، یہ بھی دعا کی قبولیت کی جگہ ہے، پھر بڑے شیطان کو بھی ترتیب وار سات کنکریاں ماریں اور یہاں دعا نہ کریں، اس کے بعد رات منیٰ میں ہی گزاریں، نمازوں اور دعاؤں کا اہتمام کریں (گیارہ تاریخ کو کنکری مارنے کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور بارہ کی صبح صادق تک رہتا ہے)۔ [شامی: ۳/ ۵۴۰، کتاب الحج]

حج کا پانچواں دن ۱۲/ ذی الحجہ

اگر کسی وجہ سے ۱۰/ اور ۱۱/ کو آپ قربانی اور طوافِ زیارت نہیں کر سکیں، تو آج اس سے فارغ ہو جائیں، آج مغرب تک کسی حالت میں طوافِ زیارت کر لینا ہے، اگر آج

مغرب تک نہیں کرسکیں، تو دم دینا پڑے گا اور دم دینے کے بعد بھی طوافِ زیارت تو آپ کو کرنا ہی ہے، آج کا خاص کام تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہے۔

[شامی: ۳/ ۵۴۱، کتاب الحج]

بالکل اسی طرح جیسے کل مار چکے ہو، ہر کنکری کے ساتھ دعا پڑھنی ہے، پہلے اور دوسرے شیطان کو کنکری مار کر مجمع سے تھوڑا دور ہٹ کر دعا مانگیں، تیسرے شیطان کو کنکری مار کر دعا نہیں کرنی ہے، آج یعنی ۱۲ / تاریخ کو بھی کنکری مارنے کا وقت زوال سے ۱۳ / ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔ لہٰذا جلد بازی نہ کریں، رات میں بھی مار سکتے ہیں، اس کے بعد ۱۳ / تاریخ کی رمی اختیاری ہے، اگر منٰی میں رُک جاتے ہیں اور ۱۳ / تاریخ کو بھی رمی کر لیتے ہیں تو بہتر ہے، اور اگر ۱۲ / تاریخ کو فارغ ہو کر مکہ مکرمہ جانا چاہتے ہیں تو جا سکتے ہیں، مگر یہ بات یاد رکھیں کہ ۱۳ / تاریخ کی صبح صادق سے پہلے منٰی سے نکل

جائیں، اگر آپ لیٹ ہو گئے اور ۱۳/ تاریخ کی صبح صادق منٰی
میں ہی ہو گئی، تو اب تیرہویں کی رمی واجب ہو گئی، اب بغیر رمی
کے نہیں جا سکتے، لہٰذا ۱۳/ تاریخ کو بھی ترتیب وار پہلے چھوٹے
کو پھر درمیانی کو اور پھر بڑے شیطان کو سات سات کنکریاں
مارنی ہے، البتہ ۱۳/ تاریخ کی رمی کا وقت صبح صادق سے
شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک کا وقت مکروہ رہتا ہے اور زوال
سے غروب تک وقت مسنون ہے اور غروب پر وقت ختم ہو جاتا
ہے۔ رمی کی بڑی فضیلت ہے، ہر کنکری پر اللہ تعالیٰ ایک مہلک
اور بھاری گناہ معاف کرتا ہے، جو آدمی کو ہلاک کرنے کے لیے
کافی ہوتا ہے۔ [مسند بزار: ۶۱۷۷، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

۱۳/ ذی الحجہ کی کنکری ہر حال میں غروب سے پہلے مار لینی
چاہیے، اگر ۱۳/ کی رمی غروب سے پہلے نہیں کی، تو حاجی کو دم
دینا پڑے گا۔ [شامی: ۳/ ۵۴۲، کتاب الحج]

طواف وداع

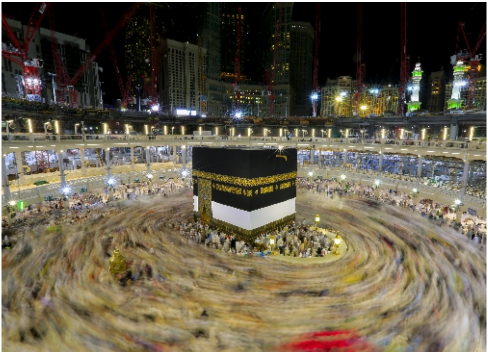

اب اللہ نے آپ کا حج پورا کر دیا، اب آپ پر کوئی خاص کام باقی نہیں رہا، صرف ایک کام رہ گیا، وہ یہ کہ جب آپ مکہ مکرمہ سے رخصت ہوں گے، تو آپ کو رُخصتی طواف کرنا ہے، جس کو" طوافِ وداع" کہتے ہیں، وہ بھی صرف طواف ہے، اس میں سعی نہیں ہے۔ اس میں بھی سہولت ہے، بالکل نکلتے وقت اگر موقع نہیں مل سکا، تو کوئی حرج نہیں ہے، حج کے بعد مکہ

میں جتنے دن رہیں گے، تو اس میں آپ نفلی طواف تو کریں گے ہی، تو جو آخری طواف آپ نے کیا ہے وہ رخصتی کا طواف سمجھا جائے گا، لیکن اگر آپ کو پتہ ہے اور نکلنے کا وقت معلوم ہے اور موقع ہے تو آخری طواف دھیان کے ساتھ ضرور کرلیں۔

[شامی: ۳/ ۵۴۴، کتاب الحج]

اب آپ کو جتنے مکہ مکرمہ میں رہنے کے لیے مل جائے، اس کو خوب غنیمت سمجھیں اور اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے آپ کو یہ سعادت نصیب کی ہے، دن رات میں جتنا ہو سکے نفلی طواف کریں، نفلی عمرہ کریں، اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، محسنین کے لیے، رشتہ داروں کے لیے، پوری امت کے لیے اور خوب دعائیں بھی مانگیں، نفلی نمازیں پڑھیں، بڑی مبارک جگہ ہے، جہاں انبیاء علیہم السلام کے قدم پڑے ہیں، نبیوں کے سردار تاجدارِ مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدم پڑے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اللہ والوں کے قدم پڑے ہیں، حجر اسود جنت کا پتھر ہے، اس کو بوسہ دیں، مُلتزم سے چِمٹ کر رو رو کر

دعائیں مانگیں، حطیم جو خانۂ کعبہ کا حصہ ہے، اس میں نماز پڑھیں، محبت وعظمت سے اللہ کے گھر کو صرف دیکھتے ہی رہیں، کیا پتہ ان مبارک جگہوں پر پھر حاضری کی سعادت میسر آتی ہے یا نہیں، کتنے لوگ امیدیں لے کر دنیا سے چلے گئے اور موقع نہیں مل سکا اور اللہ نے آپ کو سنہرا موقع دیا ہے، اس لیے اس کو خوب غنیمت سمجھیں اور اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں کو جتنا لوٹ سکیں لوٹیں۔

مزے لوٹو کلیم اب بن پڑی ہے
بڑی اونچی جگہ قسمت لڑی ہے

مکہ مکرمہ کے کچھ تاریخی اور متبرک مقامات

جنت المُعلّٰی: مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے، یہ جنت البقیع یعنی مدینہ کے قبرستان کے بعد تمام قبرستانوں سے افضل ہے، ہزاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عظام رحمہم اللہ اس قبرستان میں مدفون ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بیوی

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، اس کی زیارت بھی مستحب ہے۔

جبلِ ابو قُبَیس: مسجدِ حرام سے باہر صفا سے متصل ایک پہاڑ ہے، جس پہاڑ پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قریش کو اسلام کی پہلی دعوت دی تھی، یہاں بنو ہاشم آباد تھے اور اسی پہاڑ کے ایک حصے میں وہ گھاٹی تھی، جس میں تین سال تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بنو ہاشم کا بائیکاٹ ہوا تھا، صفا سے ملے ہوئے پہاڑ کے اس حصے میں آج شاہی محل بنا ہوا ہے، جب کہ سامنے والے حصے میں حکومت نے سُرنگیں نکالی ہیں، روایتوں میں ہے کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس کو کائنات کی تخلیق کے وقت اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا تھا۔

مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش ہوئی، صفا مروہ سے باہر والے صحن کے سامنے کے حصے میں جو عمارت اور لائبریری ہے، یہ وہی مبارک جگہ ہے

جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش ہوئی۔

غارِ حرا: اس کو جبلِ نور اور جبلِ حرا بھی کہتے ہیں، اسی کے اوپر وہ غار ہے، جہاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبوت ملنے سے پہلے قیام فرماتے تھے، اور اسی غار میں جبرئیل امین پہلی وحی لے کر نازل ہوئے تھے، اس پر یہ آیتیں بھی لکھی ہوئی ہیں: ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾''۔ یہ پہاڑ اپنی مخصوص اور نمایاں شکل کی وجہ سے دور ہی سے پہچانا جاتا ہے کہ یہ جبلِ نور یا جبلِ حرا ہے۔

غارِ ثور: ہجرت کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن اسی غار میں قیام کیا تھا، یہ غار جبلِ ثور میں واقع ہے، یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے تقریبًا چھ میل کے فاصلے پر ہے۔

دارِ ارقم: یہ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کا وہ مکان ہے، جہاں اسلام کے ابتدائی زمانے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

ساتھ چھپ کر نماز پڑھا کرتے تھے، قرآن اور دین کو سیکھا کرتے تھے۔ اب یہ مکان سعی کی جگہ میں تبدیل ہو گیا ہے، اس کا نام بابِ ارقم ہے، اسی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی اسی جگہ آ کر مسلمان ہوئے تھے۔

مسجدِ جن: طائف سے واپسی پر مکہ مکرمہ سے قریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی تھی، تو قرآن سن کر جنات جمع ہو گئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے، اس جگہ پر مسجدِ جن بنی ہوئی ہے، جو سڑکوں کے بیچ میں ہے، حرم سے شِعبِ عامر کی طرف آتے وقت محلۂ شِعبِ عامر اور محلۂ سلیمانیہ کے درمیان سڑک پر نظر آتی ہے، وہی مسجدِ جن ہے۔

مسجدِ رایہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن اس جگہ فتح کا جھنڈا نصب کیا تھا، جنت المعلّٰی کے راستے میں ہے، اس جگہ اب مسجد بنی ہوئی ہے، اسی کو "مسجدِ رایہ" کہتے ہیں۔

مسجدِ تنعیم: جس جگہ سے حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احرام باندھ کر اپنے بھائی حضرت

عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا تھا، اس جگہ اب مسجد بنی ہوئی ہے، جس کو "مسجدِ عائشہ" کہتے ہیں، مکہ مکرمہ سے شمال کی جانب تین میل پر ہے۔

مسجدِ خَیف: منٰی میں ایک بڑی مسجد ہے، کہتے ہیں کہ اس میں ۷۰ / انبیائے کرام علیہم السلام مدفون ہیں۔

مسجدِ نَمِرَہ: عرفات کے کنارے پر بڑی مسجد ہے، جس کو مسجدِ نَمِرَہ کہتے ہیں۔

مسجد مَشعَرُ الحرام: مزدلفہ میں بڑی مسجد ہے، حجۃ الوداع کے سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوری رات ذکر و فکر اور عبادت میں اسی جگہ گزاری تھی، اب یہاں مسجد بنی ہوئی ہے۔

مسجدِ استراحہ: منٰی سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں داخلہ سے پہلے جو محلہ معابدہ ہے، اسی علاقے میں ایک مسجد ہے، ۱۳ / ذی الحجہ کو حج سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ظہر اور عصر پڑھی تھی اور کچھ دیر آرام بھی کیا تھا، اس لیے اس کو مسجدِ استراحہ کہتے ہیں۔ [انوار مناسک: ۱۱۴ تا ۱۳۶]

مدینہ منورہ کی زیارت

الحمد للہ عمرہ اور حج کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا جا چکا ہے، اب آپ کے سامنے زیارتِ مدینہ منورہ کے آداب ذکر کیے جائیں گے، آپ غور سے پڑھیں، حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء، رحمۃ للعالمین، تاجدارِ مدینہ، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و محبت وہ چیز ہے، جس کے بغیر ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا، اس کا تقاضہ ایمان والے کو بھی فطری طور پر ہونا چاہیے کہ دیارِ قدس میں پہنچنے کے بعد روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر واپس نہ ہوں اور روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے سے عظیم انعامات اور بڑے ثمرات و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا، پھر میری قبر کی زیارت میری وفات کے بعد کی، تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔[شعب الایمان: ۴۱۵۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ [شعب الایمان: ۴۱۵۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی، تو اس نے مجھ پر

ظلم کیا۔ [کنزالعمال:۶۹ ۱۲۳۴۳،عن ابن عمرو رضی اللہ عنہما]

جب مدینہ طیبہ کی طرف چلیں،تو راستے میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اورمحبتِ نبوی کو بیدار کرنے کے لیے اگر آپ کو ذوق ہوتو نعتیہ اشعار بھی خوب پڑھیں، یہ سفر آپ کا بس سے ہوگا،بسیں اور گاڑیاں چند گھنٹوں میں آپ کو مدینہ منورہ پہنچادیں گی،آپ کو راستے میں کہیں غسل کرنے یالباس بدلنے کا موقع نہیں ملے گا، اس لیے مناسب ہے کہ آپ مدینہ منورہ کی روانگی سے پہلے غسل کرلیں اور مدینہ طیبہ کی حاضری کی نیت سے اچھے کپڑے پہن لیں،خوشبو لگائیں، راستے میں خوب ذوق وشوق کے ساتھ درود وسلام پڑھتے رہیں،حرمین شریفین کے قیام میں خاص کر مدینہ منورہ میں پانچ چیزوں کا خوب اہتمام کریں ؛تاکہ یہ چیزیں ہمیشہ کے لیے آپ کی عادت بن جائیں: (۱) گناہوں سے بچنا۔ (۲) درود شریف کی کثرت۔ (۳) اتباع سنت۔ (۴) قرآن کی تلاوت۔ (۵) دین کی دعوت۔

مدینہ طیبہ میں داخلہ

جب مدینہ طیبہ کی عمارتیں اور درخت نظر آنے لگیں، تو ذوق وشوق کو بیدار کر کے خوب درود شریف پڑھیں، خشوع خضوع اور تواضع کی کیفیت پیدا کریں، جب مدینہ منورہ سے قریب ہونے لگیں، تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اے اللہ! یہ تیرے حبیب کا شہر ہے اور تیرے حبیب نے تیرے حکم سے

اس کو حرم قرار دیا ہے، اس میں میرے داخلے اور میری حاضری کو ہر قسم کے عذاب سے امان کا ذریعہ بنا۔

[الفتاوی الهندية: ۱/ ۲٦٥، خاتمة فی زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

اور مدینہ منورہ میں داخلے کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہوکر خشوع خضوع کے ساتھ یہ دعا پڑھیں: ''بِسْمِ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا''

[فتح القدیر: ۳/ ۱۸۰]

پھر چلتے چلتے یہ دعا کریں: ''اے اللہ! جس کرم سے تو نے مجھے یہ دن دِکھایا ہے کہ میں تیرے حبیب کے محبوب شہر میں داخل ہورہا ہوں، اسی کرم سے تو مجھے یہاں کی خاص برکتیں عطا فرما اور اُن تمام باتوں سے میری حفاظت فرما، جو ان برکتوں سے محرومی کا ذریعہ ہوں۔''

مسجد نبوی میں حاضری

مدینہ منورہ میں بھی بسیں آپ کو آپ کی بلڈنگ تک پہنچا دیں گی، سامان ترتیب سے رکھ کر ضروریات سے فارغ ہو جائیں اور وضو یا غسل کر کے کپڑے بدل کر سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں حاضر ہوں۔ یہاں بھی یہ بات دھیان میں رکھیں کہ

اگر آپ پر تھکان زیادہ ہو، تو آرام کر کے ہشاش بشاش ہو کر پھر مسجد نبوی میں حاضر ہوں، مسجد میں جب داخل ہوں، تو داہنے پیر سے داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں: ''بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ۔'' [ابن ماجہ: ۷۷۱، عن فاطمہ رضی اللہ عنہا]

سب سے پہلے مسجد کے اس حصے میں جائیں، جو روضۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان ہے، جس کے متعلق خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ'' فرمایا ہے، یعنی یہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے، ریاض الجنۃ کی پہچان کے لیے سفید قالین بچھا ہوا ہے، یہاں پہنچ کر سب سے پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کریں، یہ نماز مسجد میں داخل ہوتے ہی ادا کریں تو اچھا ہے، نماز تحیۃ المسجد کے بعد اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ شکر ادا کریں، آپ بہت عظمت والی جگہ

پہنچے ہیں، جتنا زیادہ شکر ادا کریں کم ہے۔

[الفتاوی الہندیۃ: ۱ / ۲۶۵، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

علماء نے لکھا ہے کہ اس موقع پر سجدۂ شکر بھی ادا کر لیں، پھر اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد اگر ریاض الجنۃ کا حصہ بہت دور نظر آرہا ہو یا وہاں بھیڑ بہت زیادہ ہو، تو آپ تحیۃ المسجد کی نماز پوری مسجد میں کہیں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد نبوی کے ستون اور ریاض الجنۃ

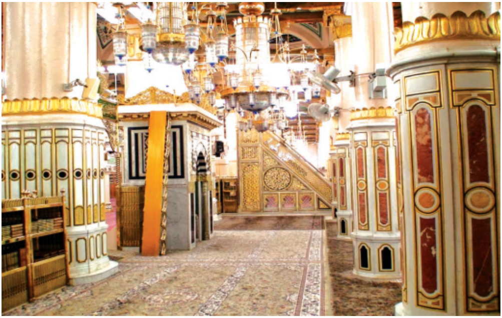

ریاض الجنۃ میں سفید سنگ مرمر کے سات اہم ستون ہیں، جن کو "اُسطوانہ" کہا جاتا ہے، یہ قبولیت دعا کی خاص جگہیں ہیں۔ پہلا ستون محراب سے متصل ہے، جس کو "اسطوانۂ حنّانہ یا مخلقہ" کہتے ہیں، اس ستون سے سہارا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے۔ دوسرا ستون محراب کی بائیں جانب ہے، جس کو "اسطوانۂ عائشہ" کہتے ہیں۔ اس جگہ کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر میں اس کی فضیلت لوگوں کو بتا دوں، تو لوگ یہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعہ اندازی کرنے لگیں گے، اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی تھی، اس لیے اس کو "اسطوانۂ عائشہ کہتے ہیں"۔ تیسرا ستون اسطوانۂ عائشہ کی بائیں جانب "اسطوانۂ ابولبابہ" ہے۔ اس جگہ حضرت ابولُبابہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلطی کی وجہ سے خود کو ستون سے باندھ لیا تھا، پھر ان کی توبہ قبول ہونے پر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر آپ کو کھولا تھا اور فرمایا تھا کہ اب قیامت تک کوئی بھی آدمی اس ستون کے پاس آ کر کھڑے

ہو کر توبہ کرے گا یا صلوۃ التوبہ پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ ابولبابہ کی توبہ کی برکت سے اس کی توبہ بھی قبول فرمالیں گے۔ روضۂ اقدس کی جالی میں تین ستون ہیں، ہر ستون کا آدھا حصہ جالی کے باہر ریاض الجنۃ میں اور آدھا حصہ جالی کے اندر ہے، ان تمام ستونوں پر نام لکھا ہوا ہے۔ پہلا ستون ''اسطوانۂ سَرِیر'' ہے، یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کی حالت میں چٹائی پر اعتکاف فرماتے تھے۔ اس کے قریب دوسرا ستون ''اسطوانۂ حَرَس'' ہے، یہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شروع زمانہ میں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجرۂ مقدسہ کی نگرانی کرتے تھے۔ اس کے قریب ہی تیسرا استون ''اسطوانۂ وُفُود'' ہے، یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے آنے والے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے، معاہدہ کرتے اور دین سکھایا کرتے تھے۔ اسی میں ایک ستون اور ہے جس کو ''اسطوانۂ جبرئیل'' کہتے ہیں، یہیں عموماً نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی۔

یہ سات ستون اور ریاض الجنۃ کا پورا حصہ قبولیت دعا کے لیے خاص جگہیں ہیں اور یہاں نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، لہٰذا جب موقع ملے، جتنا موقع ملے، آپ ریاض الجنۃ کے اندر کے حصے میں نمازیں ادا کریں۔
[انوار مناسک: ٦٦٥ تا ٦٦٧]

روضۂ اطہر پر درود وسلام

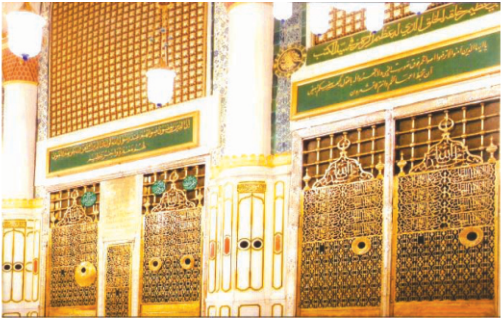

نمازِ تحیۃ المسجد اور دعاؤں سے فارغ ہو کر پورے ادب اور

ہوش کے ساتھ روضۂ اقدس پر آئیں اور یہ سمجھیں کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری بات بنفسِ نفیس سن رہے ہیں ہلکی آواز سے سلام عرض کریں۔

[الفتاوی الہندیۃ:۱/ ۲۶۵، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم]

روضۂ اقدس کی جالی میں پیتل کے تین حلقے (دائرے) بنے ہوئے ہیں، ان میں سے جو بڑا حلقہ (دائرہ) ہے، وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے اور دوسرے دائرے کے برابر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور تیسرے حلقے کے برابر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان حلقوں کے سامنے کھڑے ہوکر سلام پیش کرنا ہے، تینوں الگ الگ دروازوں کے سامنے کھڑے ہوکر نہیں، بلکہ ان حلقوں کے سامنے، یہ دھیان رکھیں کہ یہاں بھیڑ زیادہ ہوتی ہے تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اس کا خاص خیال رکھیں، نہایت ادب کے ساتھ، تواضع کے ساتھ نگاہ جھکاتے ہوئے مختصر طور پر یوں سلام

عرض کریں: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔''

آج کل چوں کہ خواتین کو سامنے جالیوں کی طرف آنے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے قدمین شریفین کی طرف سے یا کسی اور طرف سے ہی سلام پیش کر دیں۔ روضۂ اطہر پر درود وسلام پیش کرنے کے لیے مسجد نبوی کے انتظامیہ نے خواتین کے لیے اوقات خاص کئے ہیں، اس کو معلوم کر کے ہی درود وسلام کے لیے جائیں۔

دوسروں کی طرف سے صلاۃ وسلام

اس کے بعد جن دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں نے آپ سے سلام کی فرمائش کی ہے اور بعض سے آپ نے وعدہ بھی کر لیا

ہے، ان کا سلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائیں، نام یاد ہو تو نام لے کر یا سب کی طرف سے یوں کہیں کہ یا رسول اللہ! اللہ پر اور آپ کی رسالت پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے چند بزرگوں اور عزیزوں نے آپ پر سلام عرض کیا ہے، آپ ان کا سلام قبول فرمائیے۔

[الفتاوی الہندیۃ:۱/ ۲۶۵، ۲۶۶، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

حاجی صاحبان کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے سامنے، یا قبلہ کی دیوار سے لگ کر، بالکل پیچھے کھڑے ہو جائیں اور وہیں کھڑے کھڑے بہت ہی دھیمی آواز میں سلام پیش کریں، اور دوسروں کا بھی سلام وہیں کھڑے کھڑے پہنچا دیں۔ وہیں پہ ایک قدم دائیں جانب ہٹ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور مزید ایک قدم ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بھی سلام پیش کر دیں۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے سامنے

کھڑے ہوں، تو اس یقین کے ساتھ کھڑے ہوں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی قبر میں آرام فرما رہے ہیں اور ہر آنے والے کو جانتے ہیں اور سلام کرنے والے کا جواب آپ بنفسِ نفیس خود دیتے ہیں، اس لیے اس یقین کے ساتھ حاجی صاحبان کو یہاں پر کھڑے ہو کر، بہت آہستہ آواز میں گواہی دینی چاہیے، یعنی اس طرح کہے: یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہو کر ایک ہاتھ کے بقدر دائیں طرف آگے بڑھ کر، دوسرے حلقے کے پاس آجائیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس طرح سلام پیش کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْأَسْفَارِ وَ أَمِيْنَهٗ عَلَى الْأَسْرَارِ

أَبَابَكْرِ ﹰالصِّدِّيْقَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا''، آپ پر سلام ہوا ے اللہ کے رسول کے خلیفہ! غار میں آپ کے ساتھی، سفروں میں آپ کے رفیق، آپ کے رازوں کے امین، ابوبکر صدیق! آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو امتِ محمدیہ کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے، پھر جن لوگوں نے سلام کہا ہوان کا سلام پہنچادیں۔

[الفتاوی الہندیۃ:۱/۲۶۶، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام سے فارغ ہو کر مزید ایک ہاتھ دائیں طرف آگے بڑھ کر تیسرے حلقے کے پاس آجائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ أَعَزَّ اللّٰهُ بِكَ الْاِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَّ مَيِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

خَيْرًا۔ اے امیر المؤمنین عمر فاروق! آپ پر سلام ہو جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا، اے مسلمانوں کے امام زندگی اور موت میں، اللہ کے پسندیدہ! اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

[الفتاوی الہندیۃ:۱/ ۲۶۶، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

صلاۃ وسلام کے بعد

صلاۃ و سلام پڑھنے کے بعد دوبارہ روضۂ اقدس کے سامنے آئے، اور موقع ہو تو روضۂ اقدس کی طرف رخ کر کے ورنہ قبلہ رو ہو کر، خوب عاجزی اور تضرع کے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے، اپنی مغفرت اور دین و دنیا کی فلاح کے لیے دعائیں مانگیں، یہ مقام دعاؤں کی قبولیت کا ہے، اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جا کر دو رکعت نماز پڑھیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور خوب دعائیں مانگیں، مدینہ منورہ کے قیام کو خوب غنیمت سمجھیں، جہاں تک ہو سکے زیادہ وقت مسجد نبوی میں

گزاریں اور درود شریف جتنا کثرت سے پڑھ سکتے ہیں، پڑھتے رہیں، وقت بالکل ضائع نہ ہو، اس کا خیال رکھیں۔
[الفتاوی الہندیۃ: ۱/ ۲۶۶، خاتمۃ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

زیارتِ جنت البقیع

مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی حاضری کے بعد سب سے اہم مقام وہاں کا قدیم قبرستان جنت البقیع ہے، جو مسجد نبوی سے بالکل ملا ہوا ہے، اس میں دس ہزار سے زیادہ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مدفون ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کتنے مرنے والوں کو اپنے ہاتھ سے اس میں دفن کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر بیویاں اور بیٹیاں اور اہل بیت کے بہت سے ممتاز افراد اور کتنے ہی جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم پھر بے شمار تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے اَن گِنت ائمہ ٔعظام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اس میں آرام کر رہے ہیں۔ اسی قبرستان میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی مدفون ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر بیویاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت سوداء رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت زینب بنت خُزیمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا یہ سب کی سب اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

اسی قبرستان میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بھی مدفون ہیں،

اسی قبرستان میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

اس قبرستان میں جتنے لوگ مدفون ہیں، ان میں سب اونچا اور بڑا مقام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

کہنے والوں نے کہا ہے:

دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

لہٰذا حسب موقع جنت البقیع کی بھی زیارت کرتے رہیں، ان میں مدفون تمام لوگوں کے لیے اور اپنے لیے دعائیں کرتے رہیں اور جس قدر بھی آپ کو قرآن کریم کا حصہ یاد ہو پڑھ کر جنت البقیع میں مدفون حضرات کو بخشتے رہیں، عموماً اشراق کے وقت اور عصر کے بعد جنت البقیع کا دروازہ کھلتا ہے۔

مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

مدینہ منورہ کے قیام کے زمانے میں مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھنے کا اہتمام کریں، مسجد نبوی میں باجماعت

نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

[بخاری: ۱۱۹۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

کیونکہ مسجد حرام میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلے میں ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔

ابن ماجہ شریف کی ایک روایت میں مسجد نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر بتایا گیا ہے۔

[ابن ماجہ: ۱۴۱۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں

مدینہ منورہ کے قیام میں افضل ترین عمل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھا جائے اور نمازوں

کو باجماعت مسجد نبوی میں ادا کیا جائے، مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی بڑی فضیلت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اس مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں، ان میں سے ایک بھی نماز فوت نہ ہوئی ہو، یعنی چھوٹی نہ ہو، تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے تین قسم کی برأت کا اعلان ہے۔ نمبر ۱: جہنم سے برأت۔ نمبر ۲: عذاب الٰہی سے برأت۔ نمبر ۳: نفاق سے برأت۔

[مسند احمد: ۱۲۵۸۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

لہٰذا مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کا پورا اہتمام کریں۔

مدینہ منورہ کے کچھ اور مقامات کی زیارتیں

جبل اُحد: مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر یہ ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ''، یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت

کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔اسی پہاڑ کے دامن میں اسلام کی مشہور لڑائی جنگ احد ہوئی تھی، جس میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم زخمی ہوئے تھے، آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے اور ۷۰ رصحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، ان ہی شہداء میں حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حقیقی چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، تمام شہداء اسی جگہ مدفون ہیں، احد کا یہ قبرستان خوبصورت جالی سے بند کر دیا گیا ہے۔احد کے میدان میں بھی کھڑے ہو کر ہم قبرستان والے اعمال ضرور کر لیں ؛ کیونکہ احد کے میدان میں بھی ایک قبرستان ہے۔

مسجد قُبا: مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر یہ خوبصورت مسجد ہے ہجرت کے سفر میں مدینہ منورہ سے پہلے قُبا میں آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ۱۴ر دن قیام فرمایا اور مسجد بھی آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود تعمیر فرمائی، اس مسجد کا اور اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی ذکر فرمایا ہے :

''لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۝۱۰۸'' البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقوی پر رکھی گئ ہے، وہ اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں، جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

اس مسجد کی بھی ضرور زیارت کریں اور اس میں نماز بھی پڑھیں، روایتوں میں ہے کہ ہر سنیچر کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی پیدل یا کبھی سواری پر مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے۔ ایک روایت میں ہے: ''صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَا كَعُمْرَةٍ'' مسجد قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔ لہٰذا یہاں بھی حاضری دیں اور نماز پڑھ کر یہ شرف حاصل کریں۔

مسجد جمعه: ہجرت کے سفر میں قبا سے جب مدینہ منورہ

کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے، تو جمعہ کا دن تھا، راستے میں بنوسالم کا محلہ پڑتا تھا، وہاں رک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ ادا کیا، یہ اسلام کا پہلا جمعہ تھا، اس جگہ اب خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔

مسجد قبلتین: وادئ عقیق کے قریب ایک ٹیلے پر یہ مسجد ہے، اس میں دو محرابیں بنی ہوئی ہیں، ایک بیت المقدس کی طرف اور ایک کعبۃ اللہ کی طرف۔ ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ۱۷ رمہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، مگر آپ کا قلبی رُجحان بیت اللہ کی طرف رخ کرنا تھا، اس لیے بار بار آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھتی تھیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۪'' میرے محبوب! آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھنے کو ہم دیکھ رہے ہیں، ہم عنقریب آپ کا رخ اس قبلہ کی طرف کر دیں گے، جس کی آپ کو دلی آرزو ہے۔ پھر ایک مرتبہ عین

نماز میں حکم آ گیا: ”فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ“ میرے محبوب آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیجیے تو آپ نماز میں ہی بیت اللہ کی طرف گھوم گئے، اس لیے اس مسجد میں دو محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس مسجد کو ”مسجدِ قبلتین“ کہتے ہیں۔

مسجدِ اجابہ: جنت البقیع سے شمال کی جانب ہے، یہ مسجد آبادی کے درمیان واقع ہے، اس کو مسجد بنو معاویہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ کبھی یہاں بنو معاویہ رہا کرتے تھے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی اور دیر تک دعا مانگی، اس کے بعد فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں، ایک یہ کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو، دوسری یہ کہ میری امت اجتماعی طور پر غرق نہ ہو، یہ دو دعائیں قبول ہوئیں، تیسری یہ کہ ان کے آپس میں اختلافات اور لڑائی جھگڑے نہ ہوں، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ [انوار مناسک: ۶۷۴ تا ۶۷۶]

مدینہ منورہ سے واپسی

مدینہ منورہ کا قیام جب پورا ہو جائے اور واپسی کا وقت آجائے ،تو یقیناً وہ وقت ایک ایمان والے کے لیے ایک سانحہ سے کم نہ ہوگا، اس دن آپ خاص اہتمام سے رخصتی ہی کے لیے روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوں ، پہلے دو رکعت نماز ریاض الجنۃ میں پڑھ کر خوب دعائیں مانگیں، اپنی دعاؤں میں یہ ضرور کہیں کہ اے اللہ! تیرے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اس مسجد اور ان کے اس شہر اور شہر والوں کے حقوق و آداب کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں مجھ سے ہوئیں، ان کو اپنے خاص کرم سے معاف فرما اور میری یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو، اس کے بعد بھی یہاں کی حاضری کی توفیق عطا فرما، قیامت کے دن اپنے رسول کی شفاعت اور آپ کا قرب نصیب فرما۔

پھر روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر صلاۃ وسلام پیش

کریں، پھر دربارِ الٰہی میں گناہوں سے معافی اور جنت کی شفاعت کے لیے روضۂ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی عاجزانہ درخواست پیش کریں اور اس کی کوشش کریں کہ رخصت کے وقت کچھ آنسو ضرور نکل آئیں، کہ یہ قبولیت کی علامات میں سے ہے، پھر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی صورت بنائیں اور چلتے وقت ہو سکے تو کچھ صدقہ کریں اور واپسی میں سفر کے آداب کی رعایت کے ساتھ واپس ہوں۔ [شامی: ۴/ ۵۵، باب الہدی]

اُٹھ کہ ثاقب گو چلا آیا ہوں اس کی بزم سے
دل کی تسکیں کا مگر ساماں اسی محفل میں ہے

حُجّاج کرام سے آخری گزارش

اب الحمد للہ عمرہ، حج اور مدینہ منورہ کی زیارت پر گفتگو مکمل ہوئی۔ عزیزان گرامی! آپ حضرات اپنے سفر میں معتبر علماء کرام کی کچھ کتابیں بھی ضرور رکھیں، تاکہ دوران سفر آپ فائدہ

اٹھا سکیں، اگر کوئی مسئلہ حج، عمرہ یا زیارت کے دوران پیش آجائے، تو علمائے کرام سے ضرور پوچھیں، اگر وہاں کوئی نہ ملے، تو اپنے یہاں کے ایک دو علمائے کرام کے فون نمبر بھی ضرور اپنے پاس رکھیں؛ تاکہ ضرورت کے وقت رابطہ کر سکیں، اس کے علاوہ اس سفر میں دین کی بنیادی اور ضروری باتیں سیکھنے کا بھی خاص اہتمام کریں، آپ کو ماشاء اللہ کافی وقت ملے گا، اس میں آپ بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں، دین کی بنیادی معلومات پر مشتمل مختلف کتابچے بازار میں دستیاب ہیں، ان میں سے ایک چھوٹی سی کتاب پاکٹ سائز کی مختصر دینیات اردو یا انگلش میں اپنے پاس رکھیں، جس میں دین کی بہت ضروری اور بنیادی باتیں لکھی ہوئی ہیں، جن کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اس سفر میں اپنی زندگی کو بدلنے کا پکا عزم بھی کر لیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا بھی کریں، ہر کام کو سنت کے مطابق کرنے کی عادت ڈالیں اور کوشش کریں کہ آپ کا یہ حج ''حجِ مبرور'' ہو جائے۔

حدیث شریف میں ہے: ''اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ'' حجِ مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔ حجِ مبرور کس کو کہتے ہیں؟اس کی تشریح میں علماء کے بہت سارے اقوال ہیں،ان میں ایک قول حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے،وہ فرماتے ہیں کہ حجِ مبروراس حج کو کہتے ہیں جس حج کے بعد حاجی کی زندگی میں تبدیلی آجائے،زندگی نیک اورصالح اعمال میں گذرنے لگے۔

اخیر میں تمام حُجّاج کرام سے مؤدبانہ درخواست کی جارہی ہے کہ آپ اس مبارک سفر میں اپنی دعاؤں میں ہمارے ادارۂ دینیات اوراس کے تمام اراکین اوران کے خاندان والوں اور پوری امت کوبھی شامل کرلیں۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس سفرکوآسان فرمائے اورقبول فرمائے اور ہماری اس چھوٹی سی کوشش کوقبول فرمائے۔آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

افعال حج وعمرہ کا مفصل نقشہ

حج کی تینوں قسموں اور عمرہ کے وہ تمام افعال جو فرض یا واجب ہیں، ان سب کو ایک نقشہ میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ حجاج کرام ایک نظر میں تمام افعال سے واقف ہوجائیں، آپ حج یا عمرے کے جو اعمال کر چکے ہوں ان کے سامنے یادداشت کے لیے نشان لگائیں۔

حج افراد

نمبر شمار	افعال	حکم	نشان
۱	احرام	شرط	
۲	طواف قدوم مع رمل	سنت	
۳	صفا مروہ کے درمیان سعی	واجب	
۴	وقوف عرفہ	رکن	
۵	وقوف مزدلفہ	واجب	

۶	۱۰/ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی	واجب	
۷	سر منڈوانا	واجب	
۸	طواف زیارت	رکن	
۹	۱۱/اور ۱۲/ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی	واجب	
۱۰	منیٰ میں رات گذارنا	سنت	
۱۱	طواف وداع	واجب	

حج قران

نمبر شمار	افعال	حکم	نشان
۱	حج وعمرہ دونوں کا احرام	شرط	
۲	طواف عمرہ	رکن	
۳	طواف عمرہ میں رمل	سنت	
۴	عمرہ کی سعی	واجب	

۵	طواف قدوم مع رمل	سنت	
٦	صفا مروہ کے درمیان حج کی سعی	واجب	
۷	وقوف عرفہ	رکن	
۸	وقوف مزدلفہ	واجب	
۹	۱۰/ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی	واجب	
۱۰	قربانی	واجب	
۱۱	سر منڈوانا	واجب	
۱۲	جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب	واجب	
۱۳	طواف زیارت	رکن	
۱۴	۱۱/ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی	واجب	
۱۵	۱۲/ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی	واجب	
۱۶	منٰی میں رات گذارنا	سنت	
۱۷	طواف وداع	واجب	

حج تمتع

نمبر شمار	افعال	حکم	نشان
۱	عمرہ کا احرام	شرط	
۲	طواف عمرہ	رکن	
۳	طواف عمرہ میں رمل	سنت	
۴	عمرہ کی سعی	واجب	
۵	ارکان عمرہ کے بعد سر منڈانا	واجب	
۶	۸ر ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط	
۷	وقوف عرفہ	رکن	
۸	وقوف مزدلفہ	واجب	
۹	۱۰ر ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی	واجب	
۱۰	قربانی	واجب	

۱۱	سر منڈوانا	واجب	
۱۲	جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب	واجب	
۱۳	طواف زیارت	رکن	
۱۴	حج کی سعی	واجب	
۱۵	۱۱/ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی	واجب	
۱۶	۱۲/ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی	واجب	
۱۷	منیٰ میں رات گذارنا	سنت	
۱۸	طواف وداع	واجب	

افعال عمرہ

نمبر شمار	افعال	حکم	نشان
۱	احرام	شرط	
۲	طواف	رکن	
۳	سعی	واجب	
۴	حلق یا قصر	واجب	